



0568

0568

0568

0568



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# آداب النساء

جلد دوم

کتاب النساء

جسمین شامی ترغیب معراج کا حال تعریف علماء و قرآن و آل ابتدا  
جہانگیر میں سال آدم و خواہی پیدائش چار کرسی چار طیفون چار  
اماموں ذکر اور چار دھن انسان کے اور پانچ منزل مقام پنج کریم اسلام  
کے پانچ فائدوں کے ساتھ چہرہ سات ولاد اپنی ازواج مطہرات و دو دوتیں  
تین نکاح شوہر کا حق گوشتے کے احکام اور چہرہ نقتے وغیرہ وجہین

حسب خواہش

منظر فیض عسیم میان قاضی نور محمد بن قاضی عبدالکریم جتاتاجر کتب  
محسن اہتمام مالک مطبع کرمی و مطبع فتح الکرم

مطبع کرمی واقع پٹنہ میں پرنٹنگ





زمین آسمان کر رہے ہیں نماز  
 کھڑے ہیں عبادت میں ہو کر قیام  
 رکوع اندر آئے ترے اے خدا  
 عبادت کے سجدے میں ہیں روز و شب  
 عبادت کے قعدے میں بیٹھے یقین  
 عبادت کے حرکت میں ہیں صبح و شام  
 طہارت دعا ذکر کے درمیان  
 عبادت تری کر رہے ہیں سدا  
 کوئی ہیں رکوع اندر اے کارساز  
 کوئی بیٹھہ قعدے میں کرتے ہیں یاد  
 سبھی بند گون بیچ کر سر فراز  
 نہ ایسی کسی کو عنایت کی  
 رکوع اور تسبیح و ذکر و سبح  
 دیا ہم کو اعضا مناسب بہت  
 تو پھر ہم کو ناپاک لطف کی

خدا یا تو معبود ہے بے نیاز  
 زمین کی عمارت و جہازان تمام  
 سبھی چار پائے پر بندے سدا  
 بھی کھڑے کوڑے جو ہیں سب  
 زمین کے پہاڑ اور ساری زمین  
 سبھی آسمان چاند سورج تمام  
 ملک اور ارواح کرو بیتان  
 غرض تیرے بندے تمام اے خدا  
 کوئی ہیں قیام اندر اے بے نیاز  
 کوئی تجھ کو کرتے ہیں سجدے زیاد  
 گرام بھون کو اے بندے نواز  
 نماز ایک بہتر سی نعمت دیا  
 آدھ جس سے ہو دے قیام و قعود  
 بجالانے اس ایک نعمت کو ہم  
 تھنا نہ دے ہم اے کبریا

<p>دیا ہم کو بعد آدمی کا جسم شرفِ پھر دیاسب خلاقِ پُر عبادت کی خاطر دیا ہم بدن دیا ہم کو تعریف کرنے زبان دیا سات اعضا ہمیں بے خلل جو کچھ ہے سو تیرا ہے اے کبریا مگر شکر کی جستی تو فیک ہے</p>	<p>کھلا خون پالا ہے اندر شکم کئی نعمتوں سے کیا بہرہ بجھانے کو قدرت دیا اور تین بھلی بات سننے دیا ہے تو کان کرین سجدہ تا ہم اُن اعضوں کے بل کہاں شکر ہو تیرا ہم سے ادا سو اتنا ہی شکر اُنہ تحقیق ہے</p>
---	--

### اور لغتِ معراج سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

<p>اجی بی بیان تم کو معراج ہے تساری ہے معراج جانو نماز نبی ایک شب شہر کے میان وہیں جب ریل آئے براق لے وہاں سے نبی آسمانوں اوپر گئے لامکان تک فقط پاک ذات جو کچھ دیکھنا تھا سودیکھے نبی ہو معراج سے آپ خود سرفراز آئے ہیں امت کو اسے امتو یعین رات کو میں گیا لامکان بہت قدرتی کارخانوں کے تین گیا اور آیا ہوں نخل اندر لے آیا ہوں میں ایک تختہ نماز اجی بی بیان ہو نبی پر نثار</p>	<p>جی تو گئے تھے تمہیں آج ہے خدا سے ملاقی ہے تم کو نماز تھے سوتے ہوئے گھر میں پھٹی کے یہاں بٹھا مسجد اقصیٰ طرف چلے گئے گئے عرش و کرسی کے بھی پہلے کئے ہیں ملاقات خالق کے سات جو سننے کا تھا وہ سننے میں سبھی لے آئے ہیں امت کے خاطر نماز وہاں بی ہو باندیو عور تو کیا ہوں ملاقات حق سے وہاں دکھایا خدا مجھ کو دیکھا ہوں میں پھوننا یہاں تک کہ تھا گرم تر یہی تم کو معراج ہے بانیاں دل و جان اُنہر سے تم دیو و ارب</p>
--	---

میں

میں



ہر ایک قوم ہر ایک دوزخ اندر  
 سبھی دوزخوں کا کئے ہیں بیان  
 بضد ہو کے پھر پوچھے حضرت نبیؐ  
 نبیؐ کو محبت سے روح الامیں  
 کہے نیچے آنکھیں کر اے باکمال  
 وہیں ایک دوزخ ہو اپس عیان  
 گلے طوق ہاتھوں میں زنجیر و آل  
 برا حال ہر ایک کا بے قرار  
 نبیؐ دیکھ کر پوچھے جب بریل سے  
 کہے جبریلؑ امین نامدار  
 جو کرتے تھے دنیا میں کفر و حرام  
 نبیؐ دیکھ کر اپنی امت کا حال  
 گئے اپنے حجرے میں پیاسہ  
 یہ بدکار امت کی ہونے نجات  
 گئے سجدے پر سجدے حد سے زیاد  
 اسی طرح سے سات دن بیقرار  
 ہوئے گھابرے یار و اصحاب سب  
 پکار و تو کچھ بھی نہ کرتے تھے بات  
 سبھی لوگ جا جا کے خالی ہو آئے  
 سنی بی بی خاتونؑ نے جب یہ خبر  
 بہت غم سے رواں ہو کر آداس  
 مقرر تھے دروازے اوپر بلالؓ  
 کہے بی بی اونکو کہ کھولو کواڑ

رہیں تھلائے ہو زیر و زبر  
 رکھے ساتواں دوزخ اُنسے نہان  
 کہو ساتوین کاٹھے حال بھی  
 لگا اپنے سینے سے چومے وہیں  
 نبھا یو تم اپنی امت کا حال  
 تھے جس میں ہزاروں مرد و عورتان  
 کئے ہیں جگر سبکو دوزخ کے پال  
 پلاتے بھی روتے بہت زار زار  
 یہ کس کی ہے امت کہو تم مجھے  
 یہ آپہی کی امت کے ہیں گنہگار  
 بھی کرتے تھے شرک اور بدعت تمام  
 بہت غم سے رو رہے ہیں مذحال  
 رہے اور حجرے کا دروازہ مسک  
 تھے سجدے میں روتے نبیؐ پاکذات  
 دعا پر دُعا کر کے امت کو یاد  
 تھے روتے سو روتے نبیؐ زلیل  
 نہ حجرے سے آئے نبیؐ کیا سبب  
 فقط التجا تھی خدا ہی کے سات  
 پڑی جو طرف غل جی ہائے ہائے  
 جو حضرت نبیؐ کے تھے لخت جگر  
 چلے آئے جلدی سے حجرے کے پاس  
 نہ جانے کسے دیتے اندر بلالؓ  
 ہیں اوپر میرے آج غم کے پہاڑ

میرے باپ کو دیکھ کر سات دن  
 بلال اُنکو بولے کہ اے جان مان  
 ہو بی بی دُکھیا ری بہت غم کے سات  
 کہہ اے خدا اب تُوئی کمول دے  
 کہ دیکھوں گی روئے مبارک ذرا  
 معاذ رکھلا بی بی اندر گئے  
 نبی مہین مصلے اوپر بقیہ ار  
 گئیں آنکھیاں سوچ چہرہ ہے زرد  
 ادب سے کہے اے خدا کے رسول  
 ہو کا ہے کوروتے یہ کیسا ہے غم  
 ترستی ہوں میں لوگ ہیں بیتہ ار  
 کہے کیا کہوں اے جگر گوشہ آج  
 جہنم میں اُمت کے تئیں دیکھ کر  
 پریشان ہوں دیکھ اُمت کا حال  
 اسی واسطے در حجاب جزا  
 وہ بی بی بھی اپنے اٹھا دو نوہات  
 بہاتے تھے آنسو بھی کرتے تھے آہ  
 وحی لائے جبریل پھر ایک بار  
 نبی مہین کہے یا اخی آیو  
 کہے جب تم میل امین اے نبی  
 تو نا ہو دین منہ اُنکے حیوان کے  
 مگر عورتوں کی پکڑ چوٹیاں  
 فرشتے پکڑ کر یحسا دین گھسیٹ

ہوئے جس سبب سے مجھے غم کھٹن  
 کئے منع ہیں آپ کے باپ جان  
 جناب خدا میں اٹھا دو نوہات  
 میرے باپ جان سے ملا دے مجھے  
 دیوں اپنے دل کو تسلی بھلا  
 مشرف ہوئے پاک دیدار سے  
 دُعا اور زاری میں ہیں زار زار  
 بدن ناتوان آہ کرتے ہیں سرد  
 میرے باپ جان کیوں ہوئی ہو طول  
 کہو مجھ سے اے باپ جان یہ الم  
 سبھی اہل بیت آپ کے زار زار  
 ہوئے سات دن ہے مکہ و مزاج  
 دھرکتا ہے دل اور لرزتا جگر  
 اسی واسطے دل اوپر ہے ملال  
 پڑا ہوا ہوں دُعا پر دُعا  
 سنا جات کرتے تھے والد کے ساتھ  
 بھی کہتے آکھی پناہ دے پناہ  
 کہے کچھ کیا رسم پروردگار  
 ہو کس طرح امت کی حالت کہو  
 جہنم میں جاوینگے جب امتی  
 نہ جگر میں گے طوق اور زنجیر سے  
 گنہگار مردوں کی بھی داریاں  
 جہنم میں ڈالیں بہت مار پیٹ

غنیمت سمجھ یہ رسولِ خدا  
 غرض تھا نبی کو اس امت کا غم  
 اُجی بیسیان کیون ہوئی ہو کٹر  
 کرو غور حضرت کا کیا حال تھا  
 نہیں تو ہے غم اُنکو کس بات کا  
 غرض تھا نبی کو یہی صبح و شام  
 تھے دنیا میں جب تک نبی پاک ذات  
 ہو اوقتِ رحلت کا جب عنقریب  
 جو کرنے کے تھے سب کو فرمائے کام  
 چنانچہ رسولِ خدا ایک روز  
 کئے پہلے تفسیر پروردگار  
 کہ اے لوگو اب تم خبردار ہو  
 خدا پاس سے قاصد اب آئیگا  
 میں البتہ قاصد کی مانو نگاہات  
 سودیتا ہوں اب تمکو بہتر و چیر  
 وہ قرآن ہے یک کلام خدا  
 کہ ہے نورِ اسمین ہدایت ہے نیک  
 جو پکڑے اُسے سو ہووے کامیاب  
 تشک کرو اسپہ تم استوار  
 بھی فرمائے دوسری مری آل ہے  
 میں اللہ کو اب دلاتا ہوں یاد  
 میں اللہ کا دون تمہیں واسطہ  
 میں اللہ کا آل کے باب میں

کئے شکر کا جلد سجدہ ادا  
 سدا مارتے ہی تھے امت کا دم  
 تمہاری میا اُڑ گئی ہے کہ مصر  
 تم امت کی خاطر سے جہاں تھا  
 اول آخر اُنکو ہے بخشا خدا  
 بھلائی ہو امت کی اپنے تمام  
 سُنائے سبھوں کو ہدایت کی بات  
 کئے جمع سب کو خدا کے حبیب  
 سنانا تھا جو جو سُنائے تمام  
 اُنھے خطبہ پڑھنے کو با صدق و سوز  
 نصیحت کئے بعد سب کو پکار  
 کہ میں آدمی ہوں یقین جانو  
 پیام ایک مجھ پاس وہ لائیگا  
 یقین اس جہان سے کرو نگاہات  
 تم البتہ دونوں کو جانو عنہ ز  
 بدی اور نیکی ہو جس سے جدا  
 خدا کی طرف سے وہ رسی ہے ایک  
 جو چھوڑے سو البتہ ہووے خراب  
 یہ فرما کے ترغیب دی بار بار  
 اسی پر چلو اسکی جو چال ہے  
 میری آل کی باب میں خیر باد  
 میری آل کی باب میں واسطہ  
 دیون واسطہ اُنکے آداب میں

ملے ٹھک میرے ساتھ کوثر پہ آ  
وے دو نوٹے کیا کر کے بتلاؤ گے

نہ قرآن سے وہ آل ہوگی جدا  
بس اب سوچو تم کہ بعد از میرے

### ایضاً

جو موجود ہے بیچ مشکوٰۃ کے  
خبردار تم ہو رہو صابو  
گویا کشتی ہے نوح کی جانئے  
جو چھوڑا ہے مرگیا رنگان

یہاں یک حدیث اور بھی جانئے  
کہ فرمائے حضرت نے اصحاب کو  
میری اہل بیت اب تمہارے لئے  
جو کشتی میں آیا سو پایا اسان

### ایضاً فائدہ

کہ جو اہل حضرت کے ہی ساتھ ہے  
بچے کشتی نوح سے لوگ جو ن  
نہ اونکی چلا چال پر باخوشی  
موتے جس طرح امتی نوح کے  
اُسی آب طوفان میں ڈکھڑوا  
نہ نانا کی اپنے کرے پیروی  
پڑا جس طرح نوح کا وہ پسر  
چلا اہل بیت نبی کے چلن  
بچے امتی نوح کے جس طرح  
محبت رکھو جان اور ایمان سے  
ہمیشہ کرو آل کی پیروی  
نہ پیرو ہو غیر کی چال چل  
نہ تم گمراہی مول لوجان کے  
خبردار بس تم کروست خلاف  
کئے ناسبان اپنے قائم مقام

بس اب اس سے حال یہی بات ہی  
یقین وہ بچے کفر و دوزخ سے یون  
جو آل نبی سے کرے سرکشی  
وہ آب ضلالت میں ڈکھڑوے  
یہاں تک کہ فرزندیک نوح کا  
اسی طرح آل نبی سے کوئی  
وہ بھی گمراہی میں پڑا سدا بہر  
اگر دوسرا کوئی مومن پاک من  
بچا آفتون سے وہ بھی اس طرح  
اجی بیسیان آل و قرآن سے  
سنو بات جو کچھ ہے قرآن کی  
نہ قرآن کے برضد کرو تم عمل  
مخالف نہ ہو آل و قرآن کے  
نبی تو تمہیں کہدے صاف صاف  
تمہارے لئے پھر علیہ السلام



ستاروں سے جتنا ہے اعلیٰ مقام

وے ہیں ناسبان صحابہ تمام

## مدح اصحاب

ہو مکہ مدینہ شہارے نصیب  
 بہت اُنکے اصحاب تھے باصفا  
 سر لے نبی اُنکے تین بار بار  
 صحابہ مرے جون ستارے سبھی  
 وہی پیروی پیروی ہر مری  
 وے چارون نبی کے بڑے دوستدار  
 تھے سرے نبی کے ہے مشہور تر  
 وے چارون خلیفون میں نبی کی دلی  
 پس اُنپر کیا کہیں امتراض  
 وہ کینہ او سیکو کینہ کرے  
 کہ صدیق و عثمان عمر حبشتی  
 کہے گورے کالے تو ہوزر درو  
 وے چارون خلیفے خلافت کئے  
 کیا کبھی حق تلف نین کئے  
 خلافت کئے خوب تر سب نے  
 وصیت کئے موت کی وقت بس  
 نبی کے رکھو آستانے اوپر  
 اب آیا ہے صدیق در پر غریب  
 نہیں تو چلا جائے گا در بقیع  
 جنازہ چلے لے کے آخر وہیں  
 کہے جیسا فرمائے تھے بو بکرؓ

اجی مان مکہ تم سنو عنقریب  
 تھے مکے مدینہ میں جب مصطفیٰ  
 کیا جنگی تصرف پروردگار  
 چنانچہ کہے اس طرح سے نبی  
 گراونے کیلے کرو پیروی  
 سب اصحاب میں تھے خلیفے چار  
 ابو بکر صدیق رضہ حضرت عمر رضہ  
 نبی کے دودا ماد عثمان علیؓ  
 خداونے خوش ہی نبی اُنے راض  
 اگر کوئی بھی اونے کینہ کرے  
 سنائے صحابہ کو حضرت نبی  
 اگر رافضہ کوئی اصحاب کو  
 رسول خدا جب کہ رحلت کئے  
 ابو بکر پہلے خلافت کئے  
 کئے کام نکل عدل و انصاف سے  
 خلافت کئے دواڑ حائی برس  
 جنازہ میرا تم یجا سر بسر  
 کہو السلام علیک اے حبیب  
 اگر حکم ہو آئے گا اے شفیع  
 اس طرح مل سارے صحابہ دین  
 جنازہ رکھے آستانے اوپر

جنازہ رکھے آستانے اوپر  
 کہے جیسا فرمائے تھے بو بکرؓ  
 اب آیا ہے صدیق در پر غریب  
 نہیں تو چلا جائے گا در بقیع  
 جنازہ چلے لے کے آخر وہیں  
 وصیت کئے موت کی وقت بس  
 نبی کے رکھو آستانے اوپر  
 کہے گورے کالے تو ہوزر درو  
 کہ صدیق و عثمان عمر حبشتی  
 وہ کینہ او سیکو کینہ کرے  
 پس اُنپر کیا کہیں امتراض  
 وے چارون خلیفون میں نبی کی دلی  
 تھے سرے نبی کے ہے مشہور تر  
 وے چارون نبی کے بڑے دوستدار  
 وہی پیروی پیروی ہر مری  
 صحابہ مرے جون ستارے سبھی  
 سر لے نبی اُنکے تین بار بار  
 بہت اُنکے اصحاب تھے باصفا  
 ہو مکہ مدینہ شہارے نصیب



ایک ایک دروازہ کھینچ کر  
 ملا دیو تم دوست کو دوست سے  
 پھر آئے خلافت پہ حضرت عمرؓ  
 نہ کس کو ستائے نہ کس کو دکھائے  
 جب آخر کو پائے شہادت عمرؓ  
 ہمارے پیڑ بڑے حق شناس  
 اگر ہوتا سُرون سے ظلم و ستم  
 رکھے اپنے سُرون کو دنیا میں سات  
 غرض ایک روضے میں تربت ہیں تین  
 بنجا دیکھو مٹی کے درمیان سے

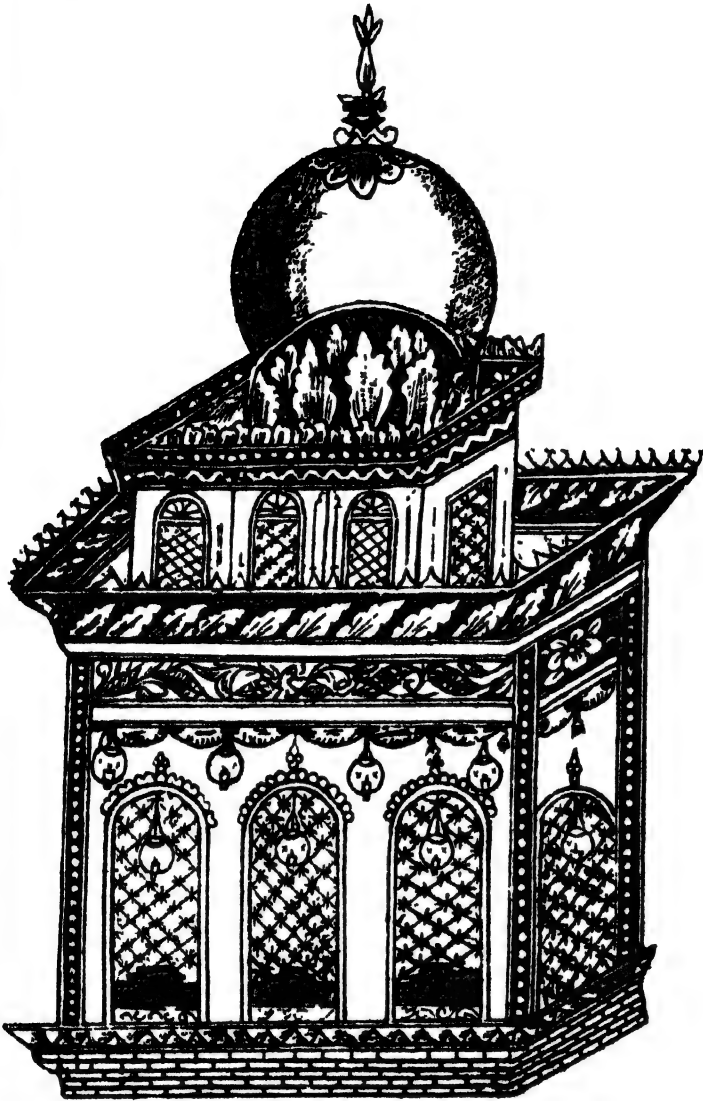
بھی آئی محبت کی وہیں ایک صدا  
 سب اصحابِ خوش ہو دفن کر دئے  
 کئے کام کل عدل و انصاف پر  
 بُری راہ بجلی راہ سب کو دکھائے  
 اس طرح دفنائے روضے اندر  
 رکھے اپنے سُرون کے تین اپنی پاں  
 نہ رکھتے تھے ساتھ اپنے انگو بہم  
 رکھے بعد رحلت بھی اپنے سنگات  
 اجمی بسیان مت شکو ہے یقین  
 یہ روضہ تھیں اٹھ کھڑا ہو دے

جاتا چاہئے کہ یہ نقشہ فقط ترغیب کے واسطے لکھا گیا ہے چاہئے کہ  
 اس نمونے کو دیکھ کر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و  
 صحبہ وسلم کی زیارت کا شوق پیدا کرے اور بالخصوص  
 والعین مدینہ منورہ کو جا کر روضہ مبارک کی زیارت  
 سے مشرف ہووے تاکہ حیثیت قبورِ شیخین اور  
 تربت اشرف اور قبر شریف بی بی خاتون  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کما حقہ

معلوم

ہو جاوے

۴۴  
۴

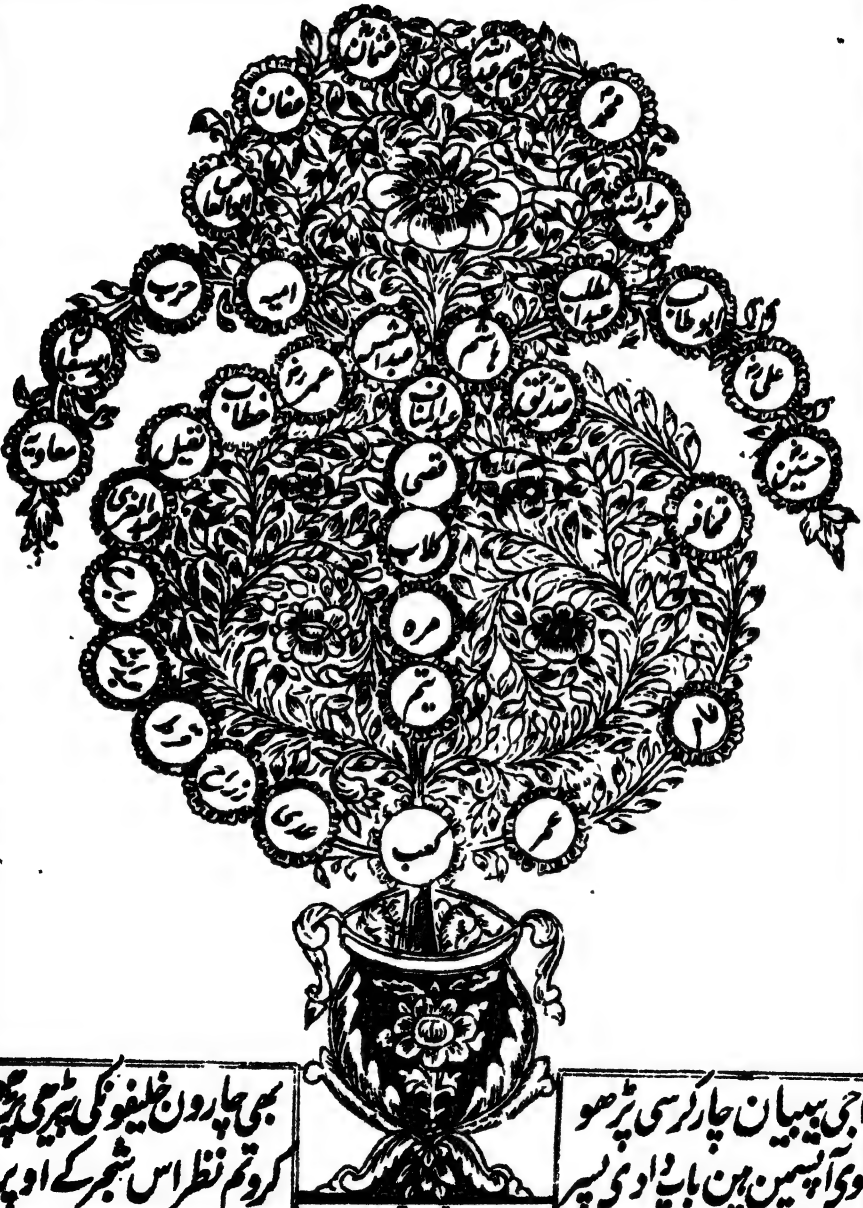


تمامی کو احکام دین کے سنائے  
 شہید اُنکو سب مل گئے نامراد  
 کئے خارجی اُنسے بھی دشمنی  
 دیا ہاتھ سے دین و ایمان پلید  
 کروڑ کروڑ چھوڑ و نشیب و فراز

بھی عثمان غنی جب خلافت پر آئے  
 کیا اُنسے بھی دشمنوں نے فساد  
 پھر آئے خلافت پہ حضرت علیؓ  
 کیا اُنکے تین ابن بلعم شہید  
 ابی بی بیان میں یہ رقتے دراز

بجلا ہے کہ انجان ہونا یہاں  
کہ چارونسے خوش ہیں خدا درو  
وے آپس میں ہیں خویشا قارب تمام  
قیامت تلک سال و مہ صبح و شام

کہاں کر سکے کوئی اُنکابیان  
 کرو دل میں اپنے تم اتنا قبول  
 وہی چارہن دین کے گھر کے کھام  
 خداونہ برساوے رحمت مدام



## امامون کا بیان

حنیفہ بنو تم شریفہ بنو  
کرو دین کی بات اُنسے قبول  
سیوم مالک احمد چارم صبی  
نکالے چھپے مسئلے کر قیاس  
انہیں سے لیے مسئلے دین کے  
بھی دنیا میں تھے کب تلک با حیات

اجی بیسیان اب حنیفہ بنو  
امامان بھی ہیں نابان رسول  
امام اعظم اول دوم شافعی  
یہی چار ہیں مجتہد حق شناس  
سبھی لوگ چین اور سرچین کے  
سنو انکی پیدائش انکی وفات

نام	امام اعظمؒ	امام مالکؒ	امام شافعیؒ	امام احمد حنبلؒ
پیدائش	۸۰ ہجری	۶۵ ہجری	۱۵۰	۱۶۴
وفات	۱۵۰ ہجری	۱۷۹ ہجری	۲۰۴	۲۴۱
مدت عمر	۷۰ سال	۸۴ سال	۵۴ سال	۷۷ سال

## عالمون کا ذکر

اب احوال کچھ عالمون کا سنو  
کہ ہیں عالمان وارث الانبیا  
بھی کچھ حاکمون ساتھ اُنست نہو  
بھی حکماء سے آسا ذرا سا رکھیں  
کہ تحقیق وے چور ہیں دین کے  
لقب جنکو ہے ورثۃ الانبیا  
بھی علمائے دین اور چارون امام  
ہدایت کو امت کی ٹھہرے سبب  
کل امت کی خوبی کے سامان ہیں  
ہزاروں ہزاروں ہزاروں سلام

اجی بیسیان جاہلہ میت بنو  
کہ زمانے حضرت نبیؐ مصطفیٰ  
مگر اوکو دنیا سے اُلفت نہ ہو  
اگر کچھ بھی دنیا کا جھانسا رکھیں  
تو اُن عالمون سے رہو تم بچے  
مگر عالمان ہیں وہی بے ریا  
غرض آل و قرآن صحابہ تمام  
دیلون حدیثون سے دو سکے سب  
یہ سب ہم پہ حضرت کے احسان ہیں  
خدا اُنپہ برساوے رحمت مدام

مفت مد

اجی بی بیان دین کی شوقیان  
کہ جب سے خدا نے بنائی جہان  
حکیموں نے تسپر بھی انداز سے

مقدم ہے تسکو یہاں یہ بیان  
حساب اُسکا اُس ہی پر ہی عیان  
بنایا حساب اُسکا آغا ز سے

۱۹۵۵۸۴۹۵۰

کرور آگے ایس کچھو شمار  
بھی کچھ کم سرس سال نو سے پچاس  
کہا پھر حکیموں نے جب وہ خدا  
بنایا ہے یک دور جسکا شمار  
ہین اس دور میں پھر قرن چار بار  
پہلا قرن رستجک نام ۱۷۲۸۰۰۰  
تیسرا قرن دو ایر نام ۸۶۴۰۰۰  
قرن چارواں جب گذر جائے گا  
گئے دور یو نہی کئی یک گذر  
ہمارے دے مانباپ آدم حوا  
کہ تاریخ ہے انکی سات ہی ہزار  
کئی دور گذرے تھے ہو کر جہان  
فلک کے اوپر سب ملک ذات تھے  
وے جن آتشی ہین کہ اونکو خدا  
ہزار و نئے ہین جنیان فوج فوج  
انہین سے تھا ابلیس جن آتشی  
یہی آرزو اوکو تھی صبح و شام  
ایس واسطے وہ عبادت کیا  
فلک پر وہ جاتا تھا ہر روز رات

بھی پچپن لگا چور سی ہزار  
کیا ہے حکیموں نے شمیسی قیاس  
یہ دنیاے فانی کو پیدا کیا  
تیا لیس لاکھ اور بیس ہے ہزار  
وے قرنوں کے برسوں کا کچھو شمار  
دوسرا قرن تیرتیا نام ۱۲۹۶۰۰۰  
چوتھا قرن کل جگ نام ۴۳۲۰۰۰  
خدا چاہے وہ روز پھر آئے گا  
اب آیا ہے آخر کو دور بشد  
ہے اونکا زمانہ ابھی حال کا  
اوپر دو سو آئے ہین کچھو شمار  
زمین پر نہ تھا آدمی کا نشان  
زمین کے اوپر سارے جنات تھے  
فقط ایک آتش سے پیدا کیا  
سمندر میں ہین جس طرح موج موج  
شال آگ کے اسین تھی سرکشی  
لے بادشاہی زمین کی تمام  
بہت پارسانی کی عادت کیا  
ملائک سے بل بل کے تعالیاں

خلیفہ بنون میں زمین کے اوپر  
زمین پر خلیفہ بناتا ہوں اب  
وہ خانہ خرابی کرے گا سدا  
نچھے یاد کرنے کے تین صبح و شام  
تعمین اسکا معلوم نین خیر و شر

غرض تھا یہی اوسکو شام و سحر  
کہا ہے خدا نے ملائک سے جب  
فرشتے کہے تب کہ اسے کبریا  
عبادت کی خاطر تو ہم میں تمام  
خدا نے کہا ہے مجھی کو ختبہ

### حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش

سنو حضرت آدمؑ کی بنیاد کو  
کہ آدمؑ کا پیدا کروں جسم و جان  
زمین پر سے ہر قسم کی خاک لا  
زمین اونٹنے کی عرض سے ذات پاک  
کہے جبریلؑ اوسکو امر تعالیٰ  
بنا آدمی کو خلیفہ کرے  
مطیع اوسکے ہو وینگے ہر خاص و عام

اجی بیو آدمی زاد یو  
ارادہ کیا جب خدا نے جان  
وہیں جبریلؑ امین سے کہا  
معا جبریلؑ آئے لینے کو خاک  
تو کیوں مجھ سے لیتا ہی مٹی نکال  
کہ چاہا خدا نے تیری خاک سے  
خلافت زمین کی ہوا اُسکو تمام

### تکرار کرنا زمین کا جبریلؑ علیہ السلام سے

خبردار میرے سے مت خاک لے  
سب اُسکے میں ہو ونگی روسیہ  
کہے کیا کہوں تجھ سے اسے کہو یا  
نہ طاقت بڑی تالیون اُس کی خاک  
گئے خالی آئے نہ کچھ بھی بنی  
زمین کی نہ چلنے دئے نیک نام  
سفید و سیاہ سرخ شیریں و شور

کہی وہ خدا کی پناہ ہے مجھے  
وہ میرے سے ہو کر کرے جب گناہ  
پلٹ آئے جبریلؑ نزد خدا  
مجھے سنتے ہی وہ تیرا نام پاک  
میکائیلؑ و وہیں سرافیلؑ بھی  
گئے عزرائیلؑ اور کر آئے کام  
لئے خاک ہر قسم کی کر کے زور

کئے جمع یک ایک مٹتی شتاب  
خدا اوسکو رکھوایا اُس جائے پر  
چہل روز یکسان وہ عالیجناب  
مگر عیش برسا فقط ایک دن  
اسی واسطے ہے ہر انسان پر  
ملا یک پھر اُسکو کئے ہیں خیر  
خدا اوسکو واہی نعمان میں  
پھر اُس خاک سے احسن الخالقین  
تعب کئے دیکھ اوسکو ملک  
پھر اُگرتے اطراف اُسکے تمام  
بجایا اسے خوب زیر و زبر  
ملا یک سے بولا پریشان ہو  
وہ خالی ہے یک کا لہ خاک کا  
رہے پٹ بھرتست ستر اقدم  
کیا حکم پس روح کو کردگار  
وہ آیا ہے جسوقت قالب کے پاس  
کہ یہ جائے تاریک اور تنگ ہے  
تعدی سے وہ خالق جسم و جان  
جب آدم کے سر روح داخل ہوا  
کمرنگ ہوا روح کا جب اثر  
ابھی پاؤں تک روح آیا نہیں  
کہا حق نے اسوقت یہ بات ہے  
بہر طور وہ روح عالی مقام

گئے لے کے اوسکو خدا کی جناب  
جہان اب ہے کعبہ کی دیوار و در  
غم و عیش کا اُس پر بسایا آب  
وہ باقی کے دن پنج محنت کشن  
خوشی کم سے کم رنج و غم بیشتر  
خمیر اوسکی جسوقت ہوئی بے نظیر  
ملا یک سے رکھوایا منیدان میں  
بنایا ہے یک قالب نازنین  
فدا ہو رہے اوس اوپر یک یک  
کین ابلیس بھی آ رہا اُس مقام  
معا کر ڈگیا اپنے دل کے اندر  
نہ تم اُسکے تئیں دیکھ حیران ہو  
گڑھے کھودے ہیں فقط جا بجا  
مرگیا اگر ہووے خالی شکم  
سو حاضر ہوا روح وین ایک بار  
اُسے دیکھتے ہی گیا ہو ہر اس  
مجھے اس میں رہنا بہت تنگ ہے  
کیا روح کو کالبد میں روان  
تو الحمد للہ کہے با صفا  
تو اوٹھنے پہ آدم نے باندھی کمر  
وہیں اٹھ کھڑے ہو گئے بر زمین  
بڑا جلد باز آدمی ذات ہے  
سرائت کیا تن بدن میں تمام



پھر آدم کو سکھایا پروردگار  
 نمونہ بتا اونکو ہر چیز کا  
 خدا پھر تمامی ملائکہ او پر  
 کہا اونکو تم ہو اگر صادقان  
 ہو عاجز کہے سب ملک ایک بار  
 نہ ہم کو کسی چیز کی ہے خبر  
 توئی جانے تحقیق تو ہے علیم  
 خدا بعد اُسکے کہا اے صفی  
 پس آدم نے چیزوں کے ہر ایک نام  
 خدا پھر ملک پر کیا یون ندا  
 کہ تحقیق میں عالم الغیب ہوں  
 عیان ہے میری ذات پر کلہم  
 بزرگی جب آدم کی ثابت ہوئی  
 خدا پھر کہا ہے فرشتوں سے تب  
 وے آدم کو سجدہ کئے ایک بار  
 نہ سجدہ کیا وہ کیا سرکشی  
 غرض اُسکے بعد از ہین قصے دراز  
 جب آدم ہوئے پیدا ایو بشیر  
 جدھر دیکھتے تھے بیابان تھے  
 نہ اپنے سا کوئی اُنکو آسمان نظر  
 یہی آرزو دل میں تھی آپ کو  
 محبت سے تائین رہوں اُسکے سات  
 بس اونکا خدا نے دیا مدعا

سب اشیاء کے ناموں کے تئیں ایک بار  
 خبردار سب بات سے کر دیا  
 وے چیزوں کو ظاہر کیا سرسبز  
 وے چیزوں کے بتلاؤ نام و نشان  
 سر ہا وین بھی کو ہم اے کردگار  
 مگر تو نے جستی دی ہے خبر  
 تیری حکمتیں ہیں بجا اے حکیم  
 وے ناموں سے تو انکو دے آگہی  
 سنائے ملائکہ سنے ہیں تمام  
 میں اول تھیں کیا نہیں تھا کہا  
 زمین آسمان پہ بے عیب ہوں  
 بھی وہ جو دکھاتے چھپاتے ہو تم  
 جو اون سے ملائکہ کو ہوئی آگہی  
 کہ آدم کو سجدہ کرو سب کے سب  
 نہ ابلیس سجدہ کیا نابکار  
 ہوا لعنتی دائمی آتشی  
 خدا ہی کو ہے اسکا راز و نیاز  
 تن تنہا پھرتے تھے ہر ایک طرف  
 پہاڑ اور جھاڑ اور حیوان تھے  
 اُداسی سے پھرتے تھے شام و سحر  
 کہ ہم جنس اپنا کوئی ایک ہو  
 رہے وہ بھی الفت سے میرے سنگات  
 کہ جوڑے کے تئیں اُنکے پید کیا



## حَوَّاءُ عَلَیْہَا السَّلَامُ کی پیدائش

اجی بیسیان تم سبھی بی بیان  
جگت مان وہی ہے جی حاضر عام  
اول جمعہ میں آیا آدم میں دم  
کہ ایک روز آدم صغی نامور  
ملائک وہن آجکم خدا  
اُسی سے بنائے حوا کا جسم  
کئے آن واحد میں سب کچھ تیار  
جوانی تو انائی عقل و شعور  
ملک اُنکے پہلو کے تئیں جوڑ دے  
نہ پہلو میں اُنکے ہوا چھس اثر  
نچھائے جب آدم نے کھول آنکھ کو  
اُسے پوچھے تو کون کیا نام ہے  
وہ باز ہی ہماری دے ہم تجھے  
بہت خوش ہوئے حضرت نیکذات  
معا حکم آیا خبر دار ہو  
مہر کیا ہے پوچھے کہا تب و دود  
کہے میں محمد کو جانوں نہیں  
وہ ہوو گاتیری ہی اولاد سے  
پٹھے حضرت آدم صغی دس درود  
خدا ہی وہ دونوں کا قاضی ہوا  
بحکم خدا پھر ملا یک تمام  
لباس اور زیور پہنا ایک بار

ہو اما حوا کی سبھی بیسیان  
جگت باپ آدم علیہ السلام  
ہو او دوسرے میں حوا کا جنم  
شرک سور ہے تھے کسی جائے پر  
کئے بائیں پہلو سے پہلے جدا  
قد و قامت و شکل و صورت ہم  
سبھی ذیل و ڈول آگیا ایک بار  
مہیا ہوا او کو جو تھا ضرور  
گئے سب حوا کو وہیں چھوڑ دے  
تھے سوتے فراغت سے ہو بخیر  
نظر آئی محبوب اک روبرو  
خدا نے کہا خود حوا نام ہے  
کئے ہم نے پیدائیرے واسطے  
برحائے کو چاہے وہن اینا ہات  
مہر پہلے دو بعد از ان خوش رہو  
محمد کے اوپر پڑھو دس درود  
کہا حق وہ ہیں خاتم المرسلین  
بنایا ہوں تجھ کو اسی واسطے  
ملائک تھے اسوقت شاہ شہود  
نکاح اُنکا آپس میں کہی ہوا  
اُسی دن نہ آیا ابھی وقت شام  
دے زیب و زینت سنوار و سنگار

بٹھا تخت زرین او پر شان سے  
 جب آدمؑ حوّا پائے عالی مقام  
 کہا اس طرح او کو خلاق نے  
 کرو چو طرف جاتے شے بدل  
 مگر پس گندم کے ہرگز نہ جاؤ  
 تھے آدمؑ حوّا چین و آرام سے  
 پس ابلیس دونوں کو دیکر دغا  
 کیا گھر سے بے گھر وہ خانہ خراب  
 جب ابلیس طاؤس سیون کہا  
 بتانا چکر اور پیچھے پاؤں چسل  
 وہیں جا کے وہ ناچتا ناچتا  
 حوّا اور آدمؑ اُسے دیکھتے  
 کہا سانپ سے جا کر ابلیس وین  
 بس ابلیس کو سانپ منہ میں لیا  
 بجھایا جب آدمؑ حوّا کے تئیں  
 بہت کمر و جیلے انھوں سے کیا  
 خدا سے عتاب آیا ان کے اوپر  
 ملائکہ مٹائے بے قیل و قال  
 کمر سے کمر بند کھولے وہیں  
 غرض حال سے اُنکو بیکال کر  
 سرانڈیپ میں جا کر آدمؑ گرے  
 گر اجا کے ابلیس ہو بے حواس  
 گر اسانپ اُس جائے پر بیکان

لجا اُنکو جنت میں داخل کئے  
 علیہ السلام و علیہا السلام  
 کہ تم دونوں جنت میں ٹک جائیے  
 چکھو میوے جنت کے تم بے بدل  
 اگر کھاؤ گے تم تو ظالم کہتاؤ  
 سرفراز ہو حق کے انعام سے  
 نکلو ایاجت سے گندم کھلا  
 گیا آپ دوزخ کو پانے عذاب  
 تو آگئے حوّا اور آدمؑ کے جا  
 کنارے انھیں لاتما شے بدل  
 کنارے پر جنت کے آیا چلا  
 کنارے کی دیوار تک آ رہے  
 تو دیوار پر لے چل اب میری تئیں  
 دیا چھوڑ دیوار پر وہ تجھ  
 خوشامد بہت سی کیا وہ لعین  
 غرض کھا گئے گندم آدمؑ حوّا  
 بیکل جاؤ جنت سے بایک دگر  
 لئے تاج آدمؑ کے سر سے نکال  
 رہنے کئے پس انھوں کے تئیں  
 دئے پھینک سب کوزین کے اوپر  
 حوّا ہو گئے جد سے مین بیدم گرے  
 جو مسمیان ہے جائے بصریے پس  
 جہان شہر آباد ہے اصفہان

خدا جانے کوئی یک بیابان میں  
 بہت حضرت آدم کے تین غم ہوا  
 شب و روز روتے رہے بقرار  
 اُدھر رو رہے تھے حوا زار  
 اسی طرح گزرے کئی ماہ و سال  
 کیا اُنکی توبہ کے تین مستجاب  
 کہا اُنکے تین جاؤ کعبہ طرف  
 پھر آدم مٹا آئے کعبہ کے پاس  
 مقابل ہو کعبے کے وہ سرفراز  
 کئے ہیں دعا پھر خدا کی جناب  
 پھر آدم حوا مل رہے یک دگر  
 دو اولاد ہونے لگے صبح و شام  
 اسی طرح چالیس دن ایک سان  
 بہن آج کی گل کے بھائی کے ساتھ  
 ہوئے پیدا لوگ اُنسے لاکھوں ہزار  
 انھیں کے سب اولاد اور آل ہیں  
 ہزاروں ہوئے انبیا اصفیا  
 کروڑوں ہوئے بادشاہان اُجاڑ  
 ہزاروں لاکھوں کروڑوں لوگ  
 اسی طرح سے قافلے و قافلے  
 زمانہ کا دیکھو جو یہ طور ہے  
 ہو دین ہم بھی یک بار زیر زمین  
 گویا ہم مسافر ہیں یک جان ہیں

گرا جا کے طاؤس میدان میں  
 نہ وہ غم اُنھوں سے کبھی کم ہوا  
 تھے اپنی خطا کے اوپر شرمسار  
 جدائی سے خاوند کی بے قرار  
 پھر اُن پر کیا فضل خود و الجلال  
 دکھایا اجابت کی راہ صواب  
 اداج کرو اور پاؤ شرف  
 حوا بھی وہیں آئے بے حواس  
 ادا وہاں تھے ہیں دور نعت نماز  
 مناجات اونکی ہوئی مستجاب  
 سوا اولاد اُنسے ہوئی بیشتر  
 بہن بھائی آپس میں تھے نیک نام  
 ہوئے پیدا آباد کرنے جہان  
 نکاح اُنکے تین کر دئے ہاتھوں ہاتھ  
 کروڑوں کروڑوں ہوئے بشمار  
 ہم اُنکے ہی بال اور گوپال ہیں  
 کروڑوں ہوئے اتقیا اولیا  
 نہ اتنے ہوں شاید زمین پر پہاڑ  
 گئے شادیاں بھول کر کر کے سوگ  
 یہ دنیا کے درمیان آئے گئے  
 ہمارا یہی آخری دُور ہے  
 کیونکہ یہاں پاداری نہیں  
 یہ دودن کی دنیا کے مہمان ہیں

یہی یک مثال اپنا بتلا گئے  
میں آمین ہوں جو نیک مسافر سوا  
مجھے بھی اس طرح جانو بھلا  
کہ ہم سب کے سب ہیں مسافر تمام  
کہ آوے کہیں سی بھی جاوی کہیں  
سنو منزلوں کا بیان اب تمام

نبیؐ اسلئے ہم کو فرما گئے  
جہاں یہ گویا جھاڑ ہے سایہ دار  
کچھ آرام پا پھر وہاں سے چلا  
بس اب اس سے حال بھی ہو کلام  
مسافر وہی ہے کرو تم یقین  
مسافر کو لازم ہے منزل مقام

### پہلی منزل

کھین منزلین پانچ ہیں گلاب  
اول صلب منزل ہے دویم شکم  
ہو اصلب میں تب تمہارا قرار  
وہاں سے اتر آئے دوسرے مقام  
غذا ہضم ہوتی ہے وہ چار جا

اجی بی بیان پیچ مسافر ہو تم  
مسافر ہو تم آئے ہو از عدم  
ہزاروں کی صنعتیں کر دگار  
کئی دن رہے صلب میں تم تمام  
سنو تم جب انسان کھاوے غذا

### ہضم اول

تو ہوتی ہے پک پک کے مانند پیچ  
وہی پانچاٹھ کو باعث ہوا  
رگون سے جگر میں پہنچتا ہے بس

غذا جب کہ جاتی ہو معدے کے پیچ  
مغلظ جو نگہ اسے اس پیچ کا  
پھر اس پیچ کا جو ہے اہل اور کس

### ہضم دوم

تو ہوتے ہیں اخلاط پیدا چہار  
بدن کی ہیں قوت کے چاروں جنے  
عیان جسمین اخلاط کا تاب ہے  
تمامی رگون میں ہے اسکو دخل

جگر میں بھی پکتا ہے وہ دوسری بار  
تو ہر بلغم و صفرا سودا بنے  
جو فضلہ ہے خلطون کا پیشاب ہے  
جو اخلاط کا ہے خلاصہ اصل

### ہضم سوم

تو ہوتی ہے پیدا رطوبت بغور

رگون میں وہی اصل پکتا ہی اور

رطوبت ہو پید ا بحسب مزاج وہ جاتی ہے اعضوں میں کرنی علاج

### ہضم چہارم

ہے اس کے خلاصے سے عضو کو جس وہی ہے مٹی آدمی جس سے ہو پسینا ہے بال اور میل و بنا ہضم کو ہضم میں ہضم کر دیا رکھا ہے دماغ اندر اس کا مقام پیچھے کان کی رگ سے ہوتے ہوئے جو ہے سینے اور رشت کے درمیان ہو کر دون میں آپج انشیں کے پہونچتا ہے منہ میں رحم کے اچھل پیچھے رگ سے کانوں کے ہوتی ہوئی پہونچتی ہے آکر بہ عنق رحم رحم میں پہونچتے ہیں باہم شتاب نہ کہنے زبان ہے نہ سننے کو کان شکم دوسری منزل ہے آرام پائے

### دوسری منزل

شکم دوسری منزل ہے اتر وہاں نہ آگے بڑھو کیونکہ منزل ہی دور فقط سر کے بل جانو پھسلات ہے ہون چالیس دن ٹکے یک حال پر بھی چالیس دن بعد مضغ بنے اسی گوشت میں اعضا ہو وین تمام

رطوبت پھر اعضوں میں پکتی ہی بس خلاصے سے بچکر ابر جاوے جو جو فضلہ ہے آخر کے وہ ہضم کا غرض ایسی کئی صنعتوں سے خدا کیا ہضم چوتھے سے نطفے تمام اترتا ہے وہ نطفہ بس مغز سے نچا جاندرا آتا ہے وہ بیگان وہ پھر پیٹ کے منکے ہر دہشے لے معامر دگی شہر مکہ سے نکل اسی طرح عورت کے سر سے مٹی اترتی ہے سینہ طرف سے بہم حرکت سے بائید گر ہر دو آب بہت مختصر ہے یہاں یہ بیان غرض اس طرح پہلی منزل سے آئے

اجی بی بیان تم چلے ہو کہاں شکے ہو یہاں چند ٹھہرو ضرور یک آگے تمھارے کبل گھاٹ ہے غرض ہر دو آب مٹی یک دگر وہ چالیس دن بعد علقہ بنے غرض تین چالیس دن میں تمام

پہلی انٹری جو پیٹ کی بائیں کوئی ہوتی اندر کی طرف ہے ۲

سروینہ پشت و کمر پاؤں ہاتھ  
 بھون بال نک چکھ حسن بے حسن  
 ند گز کرے یا مونٹ کمرے  
 بہر حال وہ آخس الخالقین  
 نہ ہاتھی طرح سوٹہ سر تن دیا  
 جب اسپر گزر جائیں جینے چار  
 وہ ہل چل کرے تب بلا دست و پا  
 لکھیں قیمت اسکی جو ہے نیک و بد  
 وہ رہتا ہے اگر زور حم کے اندر  
 سراپا رکھے مان کے سر کی طرف  
 حفاظت کو نیچے کی پروردگار  
 تا اسکو رکھیں چین و آرام سے  
 پھر اسکو ترقی رہے صبح و شام  
 تولد کے ایام جب ہوں قریب  
 یہ جائے نجس ہے یہاں سے بھل  
 وہ جائے کشادہ ہے راحت فرا  
 یہ تنگی میں کب تک رہیگا تو تنگ  
 فرشتوں کو دیتا ہے وہ یوں جواب  
 نجاؤں وہاں میں رہو نگاہیں  
 ملک پھر کہیں او اسکو سمجھا منا  
 غذا چرب و شیرین ہو ستمی لباس  
 اگر تو ادمر سے اودھر جائے گا  
 وہ کہتا تھا رمی ہن بائیں غلط

بھی ناک آنکھ ہر ایک موقع کے ساتھ  
 بھی رنگ روپ خو خصلت مردوزن  
 جو چاہے خدا یا محنت کرے  
 بنایا اُسے خوش شکل نازنین  
 نہ اونٹوں کے مانند گردن دیا  
 اُسے جان دیتا ہے پروردگار  
 اُسے ناف سے پہنچتی ہے غذا  
 بھی روزی لکھیں مرنے جینے کا حد  
 رکھے اپنے ہاتھوں کو رخسار پر  
 رکھے پیر مان کی کمر کی طرف  
 ملائک کو رکھتا ہے لیل و نہار  
 بھی کام آوے اسکے بھی کام سے  
 یہاں تک کہ دن اسکے ہو وین تمام  
 کہیں یوں فرشتے اُسے لے جیب  
 محل ایک دنیا ہے تیرے بدل  
 ہزاروں قسم کی وہاں ہے غذا  
 بھل جائے غلط سے ہو کر تنگ  
 مجھے تم کیا چاہتے ہو خراب  
 تمہارا کہتا مجھ کو باور نہیں  
 اے چل وہاں ہے وہ بہتر سرا  
 بھی ہے رنگ برنگ اور پھولنگی لباس  
 اُسے دیکھ اسکو بے جاے گا  
 یہی پیٹ ہے جائے عشرت فقط

تب اُسپر ملک زور سے ہوں رجوع  
 نہ وہ درد کا کر سکون میں بیان  
 کہ یک بار جا جان پھر جان آئے  
 اڑوسن پڑوسن سبھی ایک بار  
 بجاری نہ وہ پار ہوتی نہ آ رہی  
 نہ حکمت حکیموں کی وہاں کام آئے  
 وے مانپ کی کچھ بھی چلتی نہیں  
 سبھی ہار مین وہاں عام و خاص  
 جب امیدواروں کا رشتہ ٹوٹے  
 کرے فضل تب ایک ایسا خدا  
 دیکھو کیسے صاحب کے وے کار ہیں  
 وہ نابود نطفے کو دے کر وجود  
 شکم میں وہی جان دیا نان دیا  
 رہے طفل وہ جب تک خور و سال  
 اُسے بعد معدے میں قوت دیا  
 اوٹھایا بٹھایا چلایا اوسے  
 اجی بی بیو ساری ہم جو لیو  
 تھے نابود تم بے نشان بے مکان  
 یہاں اب تو دنیا میں تم آئے ہو

تو ہو دروزہ حاملہ کو شروع  
 کہ وہ تو تمہارے اوپر ہے عیان  
 نہ جتنے پر او سکوپھر ارمان آئے  
 جمع ہو کے رو تین اُسے گھیر گھار  
 خدا ہی کرے پار تو ہو وے پار  
 نہ حاکم حکومت کو اپنی چلائے  
 کسی کی وہاں دال گلتی نہیں  
 خدا ہی وہ تنگی سے دیوے خلاص  
 اسی کشش پتہ موتن پھٹے  
 کہ ہو سر کے بل مان سے بچ جدا  
 وے کام اُسکے اُسکو سزاوار ہیں  
 یہ دنیا میں او سکوکیا ہے نمود  
 سبھی مشکلیں او کی آسان کیا  
 پلایا اُسے مان سے شیر حلال  
 دیا دانت کھانے کا لذت دیا  
 جوانی بڑھایا دلایا اوسے  
 نہ تم ایسے خالق کے تین بھولیو  
 دیکھو تم کو لایا کہاں سے کہاں  
 خردار دنیا میں گم مت رہو

### تیسری منزل

یہ دنیا سے دین کی طرف بھاگیو  
 اوسے تیسری منزل ہے پچانئے  
 مسافر اترنے ٹھکانا کس

اجی بی بیو خواب سے جاگیو  
 حقیقت کو دنیا کی تم جانئے  
 خدا او سکو مہمان خانہ کیا



مسافر ہو تم ہے یہ دنیا سدا  
تا سین مسافر سبھی خاص عام  
کرین نیک کاموں کا توشہ تیار  
یہ دو دن کی دنیا کا بازار ہے  
نہ دنیا کو جانو بڑی چیز ہے  
وہ مردار کو چاہیں گے جو کوئی  
یہ دنیا ہے جانو بڑی بے وفا  
اگر کوئی دنیا کو جانے عزیز  
اُسے پہلے دنیا کا ہووے خیال  
دوم اُسکو درویشی ایسی ملائے  
سیوم اسطرح اُسکے دلیں ہو غم  
اُسے ایسی اسید ہو چاروین

کنارے قیامت کے بنکر دھرا  
عمر بھر کے چند روز کر کے مقام  
چلین اپنے صاحب طرف ایکبار  
جو کوئی یہاں ہے خریدار ہے  
وہ مردار گندی سٹری چیز ہے  
وے کتے ہیں فرمائے حضرت نبی  
ہیں اُسنے کی ہے کسی سے وفا  
ضرور اُسکو وار درہین چار چیز  
خیال ایسا پھر اُس سے چھٹنا محال  
کبھی مال و زر اُسکو نا جمع آئے  
نہ ہرگز جدا ہووے اُسکے جنم  
درازی کو جس کی ٹھکانا نہیں

### تنبیہ

اجی بی بیان اب کرو تم خیال  
اگر دوڑو گستاہی سایہ طرف  
اگر بھاگو سایہ کے تین چھوڑ کر  
اسی طرح جانو ہے دنیا کا حال  
بنارنگ و روپ اور جادو گری  
جب اُسکی طرف کوئی عاشق ہوئے  
کبھی ہاتھ میں او سکے آتی نہیں  
چلے چھوڑ جب اُسکو دھو اُس سے ہاتھ  
اسی طرح سے چلے کر صبح و شام  
کر ڈرون اسی طرح سے مر گئے

یہ دنیا ہے انسان کے سایہ مثال  
نہ سایہ لگے ہاتھ اے با شرف  
چلے آوے وہ پیٹھ سے دوڑ کر  
کہ ہے پھانسی گرنی وہ پکی چٹال  
دکھاتی ہے خزعے وہ خزعے بھری  
وہ بد ذات دُسرے طرف بھاگ جائے  
اگر آوے بھی بھاگ جاوے وہین  
وہ بد ذات آتی ہے پھر ساتھ ساتھ  
ٹھکالیوے پوجی عمر کی تمام  
ہو آخر کو بے مایہ سب سڑ گئے



نتیجہ جو دنیا کا زوال ہے  
 کہے بوہریرہ کہ ایک دن نبیؐ  
 پکڑ ہاتھ میں ہاتھ وہ با شرف  
 پڑی تھیں بہت چنڈیاں گھوڑ پر  
 بھی مردوں کی تھیں ہڈیاں جا بجا  
 جو ہیں چنڈیاں گھوڑ کے آس پاس  
 گرفتاری وہ دنیا کی ہیں نعمت ان  
 پڑی کھوڑ پڑیاں جو بے مغز و پوست  
 وہ حرص و ہوا سے بھرے تھے غرور  
 جو ہیں ہڈیاں گھوڑ پر منتشر  
 جنھوں پر وہ پھرتے تھے ہو کر سوار  
 بھی فرمائے حضرت علیہ السلام  
 کئی مردوزن آوین اسروز چل  
 تو اسوقت فرمائے گا ذوالجلال  
 صحابہؓ نے پوچھے کہ اے حضرت  
 سبب کیا کہ پھر انکو دنیا عذاب  
 دے دنیا میں ہی پارسا تھے تمام  
 مگر دیکھتے کام دنیا کا جب  
 حدیث نبیؐ اور بھی آئی ہے  
 یقین ہو حق اوس دلو اندھا کرے  
 جو دنیا اوپر دل کے تئیں نادھرے  
 بے استادیسکے وہ علم و ہنر  
 محبت میں دنیا کی جو شاد ہے

نجا دیکھو کیسا وہ بد حال ہے  
 یہ دنیا سے کرنے نہ آگہی  
 مجھے ملے گئے گھوڑ تھا جسطرف  
 گرفتاری بھی تھی جا بجا بیشتر  
 کہے مجھ کو اے بوہریرہ بنھا  
 ہے دنیا کے عمود کا عمدہ لباس  
 یہ حال اٹکا ہو کے پڑے ہیں یہاں  
 نہ اب کوئی ہے یار اٹکا نہ دوست  
 قریب انکو مٹی کرے چور چور  
 وے دنیا کے لوگوں کے ہیں جانور  
 سوا ب اسطرح ہو گئے خواہ روزار  
 قیامت کی جب ہو نیکی دھوم دھام  
 پہاڑوں برابر ہوں جنکے عمل  
 کہ ان سبکے تئیں دیو دوزخین ڈال  
 تھے دنیا میں وے تو بڑے پارسا  
 تب انکو نبیؐ نے دیئے یون جو آپ  
 نماز اور روزے رکھے صبح و شام  
 بدل دوڑتے اسطرف تب کا تب  
 کہ یہ دنیا جس دے تئیں بھائی ہے  
 وہی دل جہنم میں اوندھا کرے  
 خدا دل کے تئیں اُسکے پنا کرے  
 خدا ہی رکھے اوسکے تئیں راہ پر  
 یقین جانو دین اوسکا پر باد ہے

وہ کر دیوے دنیا کے تین پامال  
ہے ایک انہیں مغرب و جی شرق ہے  
جو مغرب کو پاوے سو مشرق بن جائے  
یہ دنیا قیامت میں جب آئے گی  
بڑے دانت ہاتھی کے جیسے نکال  
کہیں مردوزن دیکھ اس شکل کو  
ملا ایک کہیں گے سبھی بر ملا  
گرفتار غفلت میں تھے صبح و شام  
بھی کرتے تھے آپس میں جنگ و جدل  
تو دنیا کرے گی وہیں التجا  
مرے ساتھ کر دے رہو نہیں جہان  
تو پھر دنیا داروں کا کیا حال ہو  
یہ دنیا سے نت مانگتی تھیں امان

رکھے دین کا دلیمن جو کوئی خیال  
کہ دنیا و دین میں بہت فرق ہے  
جو مشرق کو جاوے وہ مغرب بنائے  
بھی فرمائے ہیں اس طرح سے نچائے  
ہری اکھیاں اسکی بڑھی کا حال  
بڑی وضع سے آئے گی روبرو  
خدا یا یہ ہے کون بھونڈی بلا  
یہ ہے دنیا جس واسطے تم تمام  
پڑے تھے خرابی میں جسکی بدل  
پھر اوسکو جہنم میں ڈالیں لیجا  
اکھی مرے دوستان ہن کہاں  
کہیگا خدا او کو بھی ڈال دو  
اسی واسطے دین کی ہسیبان

### حکایت

تھے بیزار دنیا سے خود صبح و شام  
شب و روز محنت سہی ماہ و سال  
گذرتی تھی ہر رات انظار بن  
رہیں شام سے صبح تک در قیام  
سو بی بی نہایت ہوئی ناتوان  
سو نفس انکا فریاد کرنے لگا  
بغیر از غذا کچھ نہیں ہے علاج  
کوئی شخص انہیں لا دیا وقت شام  
رہو شکر میں تا ہو نعمت حصول

بی بی رابعہ عابدہ نیک نام  
عبادت کا رکھ اپنے دلین خیال  
وہ روزے رہے پے بہ پے سات دن  
صبح سے رہیں روزہ تا وقت شام  
جب آنہر ہوئی ساتوین شب عیان  
نہ کچھ قوت اونکے بدن میں رہا  
کہ لے رابعہ ناتوان ہوں میں آج  
قصار اکٹوری میں تھوڑا طعام  
کہا حق دیا ہے کرو تم قبول

اُسے گھر میں رکھ کر وہ روشن دماغ  
چراغ آئے تک لیکے وہ نیک نام  
ہو خاموش کو زہ اٹھالے چلے  
لے آئے تلک آب گل تھا چراغ  
لگائے تلک منہ کو کو زہ اوٹھا  
ہو غمگین بی بی کہے اے خدا  
سغا آیا آواز غیب اون اوپر  
رہے آرزو مال و زر کی اگر  
مگر دور مجھے رکھوں گا ضرور  
مجھے یا یہ دنیا کو اختیار کر  
کہے رابعہ اے خدا بخشدے  
مجھے کیا ہے غم جب تو سیرا ہوا  
یہ کہہ کر گئے وہاں سے جگل طرف  
موتے تک وہیں تھے عبادت بیان

گئے آپ باہر لے آئے چراغ  
کوئی جانور کھا گیا وہ طعام  
نا افطار روزہ کرے آب سے  
دکھیا رہی ہو دلبین وہ روشن دماغ  
چٹا ہاتھ سے اُنکے گر ٹپٹ گیا  
یہ بیچاری زن پر تو چپتا ہے کیا  
کہ اے رابعہ تیرے دل کے اندر  
لے دیتا ہوں ساری جہاں وقف کر  
نہ بتلاؤں گا میرا نور ظہور  
کہ یک دل میں دو کانہ ہو گا گذر  
کہی ہوں میں اب تو بہ اسبات سے  
کئی دور دلسے جو ہے تجھ سوا  
نہ بستی میں پھر آئے وہ ہاشم  
خدا ہی پر آخر کو سوئے ہیں جان

### منہج

روایت ہے یک روز پیاسہ  
نچا دیکھتے کیا، میں وہ پاکذات  
پلٹ گئے وہیں سے رسول خدا  
ترت ہاتھ سے اپنے کنگن نکال  
رسول خدا پاس بھیجے وہیں  
نبی خوش ہوئے اور دیکر دعا  
کہ اے جان مامیری لخت جگر  
نہ کچھ ہم کو دنیا سے نسبت رہے

ملاقات کو آئے خاتون کے گھر  
تھے کنگن کو پہنے ہوئے اپنے ہاتھ  
سو بی بی کے دل میں بہت غم ہوا  
رکھے یک طبق بیچ وہ خوش خصال  
جو چاہو کرو آپ اسکے تمسین  
کہے اپنی بیٹی کے نزدیک جا  
یہ دنیا کی چیزیں ہیں سب مال و زند  
کہ ہے آخرت سب ہمارے لئے

اجی بی بیان دیکھو اب غور کر نہ دنیا کا چاہو تم اب مال و زر ضرورت موافق کرو اپنا کام ضرورت سے چاہو اگر کچھ زیاد خدا کر دیا ہے بہت مال و زر سُنو کیا کہا ہے وہ پروردگار	جو فرمائے حضرت نے کس طور پر کہ اس مال و زر سے ہے تم کو ضرر لباس اور گھر دار آب و طعام یقین جانو دنیا لگی نامراد کرو شکر اسپر کروست فخر کرو خوب دل میں تم اپنے بچار
--	---

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ هَلْ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُؤُكُمْ وَتَكَاتُفُفِي الْأَمْوَالِ الْكَالَةِ لَا دَارَ

چہل کھیل زینت بڑائی و جنگ یہی چیزیں دنیا کی ہیں نامراد چہل یعنی دنیا کی چیز و نکتہ تک سُنو کھیل ہر ایک ناشاد ہے وہ زینت ہے اپنے کو کر بیب ٹاپ بڑائی وہی آپ کرنا مخبر بزرگی کی لوگوں سے رکھ کر امنگ بہت مال و اولاد چہنا تمام بھی فرمائے حضرت کرو تم تیز مگر جو خدا واسطے کے ہوں کام بھی فرمائے ہیں اس سے ناخوش خدا مگر بے ریا ہونے ہر ایک سے قیامت میں منہ ایسے محتاط کا پس اب تم سنبھل کر کرو کام کو شکم صلب سے تم بیان سہل آئے	بہت مال و بچوں کی رکھنی امنگ یہی دین میں دالتی ہیں فساد پل ان اوپر دوڑ جانا ہلک عمر جسمین ناحق کی برباد ہے غریب و غنی کو بتانا ہے آپ میں ایسی ہوں ویسی بڑی نامور جگڑنا ہے لڑنا ہے کرنا ہے جنگ یہی دنیا الفت ہے اسکی حرام کہ دنیا ہے ملعون اور اسکی چیز وہی کام ہیں نیک جانو تمام فخر کو جو دنیا کرے ہے سدا موافق ضرورت کے دنیا کرے چکنا رہے چودھوین چاند سا جو کام آوے آخر کے انجام کو وہاں کام کچھ بھی کئے نا کرائے
--	--

یہاں تو بھی ہے ملک تنہا رقیام  
یہ دنیا کا بازار ہے گرم تر  
خبر دار دنیا میں تم مت پھنسو  
کر و نفس کے سر کے تئیں چور چور  
یہی دین کے دشمنان ہیں چہار  
نہ اسنے رکھو تم کبھی نیک ظن  
سنو پہلے وے دشمنوں کا بیان

جو ہیں کام کرنے کے کر لو تمام  
کر و دین کا سودا تم دیکھ کر  
خلایق میں دنیا کے بھی مت فحسو  
بھی شیطان ملعون سے ہو دور دور  
تم ان دشمنوں کے ہو دوستدار  
یہی چار ہیں راہ کے راہ زن  
کر و کام تم دین کے بعد ازان

### پہلی دشمن دنیا ہے

یہ دنیا ہے دشمن تمہاری بدل  
خدا کے پیاروں کی دشمن ہو وہ  
وہ ہر ایک کو اللہ سے پھیر کر  
مگر نیک ہوتے ہیں اُس سے الگ  
نہ دنیا سے الفت رکھو بال بھر

جھٹک دیو تم اسکو دل سے اول  
عدو خدا کی بھی دشمن ہے وہ  
پھنسا رکھتی ہے دام میں گھیر کر  
پھنسنے جاوین بد بخت دنیا میں لگ  
ہے اسکی محبت گنا ہو نکاس

### دوسرے دشمن خلیق ہیں

پچو تم خلیق سے اسے بی بیان  
وے دشمن تمہارے ہیں انصاف سے  
کہ دشمن ہیں تین ایک اپنا عدو  
سیٹوم ہووے جو اپنے دشمن کا دوست  
بس اب تینوں دشمن تمہارے ہوئے  
کہ دشمن کے وے دوستان ہیں تمام  
اگر ہوں خلیق سگے سودرے  
خلاف شرع جب نہ ہو کوئی بات  
رہے جب خلاف شرع کوئی کام

خلایق وہی جو ہیں دنیا کی مان  
پہچانو تم اذکو ان اوصاف سے  
دوم دوست کا اپنے ہو گا عدو  
وہ بھی دشمن اپنا ہے بے مغز و پوست  
خلایق ہیں دشمن سویم قسم کے  
رہو اونسے بیزار تم صبح و شام  
غریب و غنی لوگ ہمسائے کے  
مروت محبت کر و سب کے سات  
بدی اسکی پہلے سنا دو تمام



بڑی چیزیں بعد لیجا کھپائے  
 بڑھاتے پڑھاتے بڑھاوے بدی  
 تو دیکھو گے دارین میں تم خلل  
 تمہارے دہانے کو پیچھے پڑا  
 رکھو ہاتھ میں اپنے اوسکی لگام  
 بھی اپنے گئے پر سزا پاؤ گے  
 مذمت سے ہاتھوں کو لٹنے سوا

وہ پہلے ذری شے کی خواہش ملائے  
 وہی پہلے چھوٹی کر اوے بدی  
 جب اوسکے کہے پر کرو گے عمل  
 غرض ہے وہ دشمن تمہارا بڑا  
 اُسے تم سکھاؤ ادب صبح و شام  
 نہیں تو تم آخر کو پھینکاؤ گے  
 بھی پھینکاؤ آخر نہ کام آئے گا

### چوتھا دشمن شیطان ہے

وہ دشمن ہے چوتھا بڑا نابکار  
 کرے جو گھر اوسکا خدا ناس ناس  
 حواء کو بھی جنت سے باہر کیا  
 اب اولاد کی اوسکے پیچھے پڑا  
 سبب اسکے دشمن ہو وہ ماہ و سال  
 انھیں دین و دنیا کا ریزن ہے وہ  
 کہ وسواس ہے فعل خناس سے  
 کرے اس سبب دنگے تین تل اوپر  
 کرے دین و ایمان کو پائمال  
 کرو فعل شیطان کو دل سے دور  
 کہ دشمن تمہارا ہے وہ نابکار  
 یہ ہے بات تسکوڑے کام کی  
 کہ برسوں کی طاعت کرو ناس ناس  
 کر اوے خدا کی حضوری سے دور  
 سخاوت کو برباد دیتا رہے

بھی شیطان کو تم کرو مار مار  
 کرو بد دعا اوسکو اللہ باس  
 وہ آدم کے تین گھر سے بے گھر کیا  
 تھا آدم حواء کا وہ دشمن بڑا  
 تم آدم حواء کی ہو اولاد و آل  
 تمہارے بھی بچوں کا دشمن ہو وہ  
 پتہ مانگو تم اسکے وسواس سے  
 وہ ملعون کی جا ہے دل کے اندر  
 ہزاروں طرح دلیں ڈالے خیال  
 پڑھو جلد لاحول تم بالضرور  
 کہا ہے ہمارا وہ پروردگار  
 نہ تم اوسکی ہرگز کرو پیروی  
 وہ کرتا رہے وسوسے بقیاس  
 عبادت کے اوپر دلاوے غرور  
 عبادت سے بے یاد کرتا رہے



عمر کو گھٹا کر کرے پائے مال  
 بڑوں کے تئیں دیوی موٹے فریب  
 سنسے کھل کھلا کر وہ شیطان تب  
 تو گھٹتا ہے وہ خاص اور عام میں  
 اور نفس و دنیا کرے دھوم و دھام  
 نہ پروا کرو اسکا جھوٹا ہے شور  
 کھل پار ہوڑ جھگڑ سب کے ساتھ  
 یہی بولتی ہے نصیحتیں ہر گھڑی  
 بھی آتے دنوں کی یقینی نہیں  
 ابھی سے نہ غافل رہو تم بھی

کرے کرو چیلے یونہیں ماہ و سال  
 وہ چھوٹو نکو دیتا ہے چھوٹے فریب  
 گنہ کے گڑھے میں گرے کوئی جب  
 نہ آوے جب اسکے کوئی دام میں  
 مچاتے ہیں غل بس خلائق تمام  
 غرض اس طرح دشمنوں کا ہے زور  
 خبردار مت سپرد دشمن کے ہاتھ  
 ڈرو موت سے سراو رہے کھڑی  
 گئی سو گئی عمر آتی نہیں  
 کرو آج کچھ کام بلکہ ابھی

### موت کا ذکر

پیامِ قبر کے تئیں لائی ہے  
 کہ اے بندگو اب چلو تم تمام  
 نتیجے تم اب دیکھو ہر ایک کے  
 مگر تم کئی دم کے مہمان ہو  
 گذرتا ہے اب جو زیادہ نہ کم  
 یقین جانو موت ہی آگئی  
 یقین جانو موت ہی آگئی  
 یہاں کیوں پڑے ہو حضوری دور  
 نہ چلنے اور تم کرو ہائے ہائے  
 سوا اسکے جو کچھ ہے غیر نکے ہاتھ  
 اکھڑتا ہے وہ آج گڑتے ہو تم  
 تمامی سے یک بار منہ موڑ لو

اجی بی بیان موت اب آئی ہے  
 سنا تی ہے تمکو یہی صبح و شام  
 عمل جو کئے ہو بھلے یا بُرے  
 ہمیشہ نہ جانو کہ جیتے رہو  
 غنیمت سمجھ لو یہی ایک دم  
 گمان مت کرو موت آئی نہیں  
 تحین جب یقینی مری آگئی  
 چلوئے چلون میں خدا کے حضور  
 گریز اب نہیں تم کو چلنے سوائے  
 اٹھو جھاڑو جھٹکو عملِ نیو ساتھ  
 خزانہ رکھے گاڑ جو کلہ ستم  
 علاقون کو ہر ایک کے توڑ دو



اگر تمکو ہو جاہ و حشمت بہم  
 رو پہنری ہو گھر اور زرین کوڑ  
 کرو دور دل سے تمامی خیال  
 عمارات و محلوں کو جانو کھنڈیر  
 یتیم آج ہیں جانو بچے تمام  
 سب اسباب گھر دار تاراج ہو  
 دیکھو کیسے کیسے سران کھپ گئے  
 نہ باقی رہا اونکا نام و نشان  
 تمھاری جدائی کی پہونچی گھڑی  
 کھڑے کیوں ہو بیٹھو وہیں جاؤ لیٹ  
 نہ تم موت سے کوئے کوئے چھو  
 کہ صحر جاؤ گے تم چھپو گے کہان  
 اگر کوٹھری ہووے فولاد کی  
 نہ پہنچے سے میرے کوئی آچھڑائے  
 کہ تم حق میں خویشونکے اب مر گئے  
 نہ اپنا بگانا کوئی کام آئے  
 کہے اسلئے ہیں ہمیں پمیر شفیق  
 عمل نیک ہووے تو ہووی نجات  
 کرو توشہ بس آپ اپنا تیار  
 کروڑوں کو وہ تو لگتی ہے بھل  
 وہی چوتھی منزل ہے تمکو گھٹن

لدے ہو جاہر میں سرتاقم  
 وے ہو ویٹھے آخر کو غم کے بہاڑ  
 نہ تو موت ہووے گی تپرو باں  
 بجائے محل اب ہے مٹی کی ڈھیر  
 رہیں یوسیلہ ہو بانڈی غلام  
 قیامت گویا تم اوپر آج ہو  
 یہ مٹی کے پردے میں سب چپ گئے  
 ہمارا تمھارا ٹھکانا کہان  
 اجل کی گلے پیچ پھانسی پڑی  
 چکھو ذائقہ موت کا بھی چپٹ  
 نہ تنہا قبر پہنچ سونے چھو  
 جہان جاؤ گے آؤ گی میں وہاں  
 وہیں آؤں تمکو نہ چھوڑوں کبھی  
 نہ کوئی وسیلہ تمھیں کام آئے  
 تمھارے بھی حق میں وی سب مر گئے  
 نہ کچھ آوے ہمراہ عمل کے سوائے  
 تمھارا عمل ہے تمھارا رفیق  
 رہے بد عمل سانپ تڑپتھیں سات  
 ہے آگے تمھارے قبر منہ پیار  
 پھر اب منتظر ہے تمھاری بد  
 یقین ہے آرناد وہاں ایک دن

چوتھی منزل

اجی بیسیان مشکل اب وقت ہے - قبر چوتھی منزل بہت سخت ہے

سنبھل کر تم اُتر و بڑا ہے گڑھا  
 کرایمان کا اپنے روشن چراغ  
 جب اس روشنی میں خلل کچھ پڑا  
 منو جب مرے کوئی ایماندار  
 معا آ رہیں پاس بیمار کے  
 وہیں عزرائیل آ کہیں با شرف  
 نکلتی ہے وہ روح بس جسم سے  
 لیجاتے ہیں اوسکو فلک بر فلک  
 بھلے نام لے لے پکار میں تمام  
 خدا سے ملک پھر کریں التجا  
 وہیں حکم ہوگا کہ در علیتین  
 ملائک اوسے لا قبر کی طرف  
 نکیر اور منکر کریں آ سوال  
 کہ ہے سارے عالم کا میرا خدا  
 کلام خدا وہ جو تیرا ہے  
 وہیں غیب سے آوے آواز ایک  
 بہشتی کرو فرش اوسکے لئے  
 کشادہ کرو اور اُسکی قبر  
 تا آوے وہاں سے اُسے بوئے خوش  
 ملائک یہ سب کچھ کہے بعد از ان  
 معطر ہو خوشبوئی سے خوش لباس  
 اُسے دیکھ میت کہے اے جوان  
 مجھے تجھ کو دیکھے سے آرام ہے

فقط ہے اتار اور اندھیرا بڑا  
 بچھا دیکھو ہے ایک جنت کا باغ  
 تو وہ قبر و دوزخ سے ہو یک گڑھا  
 فلک سے ملائک اُتر ایک بار  
 بہشتی کفن بوتے خوش ساتھ لے  
 کہ اے روح اب چل خدا کی طرف  
 پہناوین کفن کر معطر لے  
 رہیں اُس سے خوش سب فلک ک ملک  
 کہیں السلام علیک السلام  
 کہ آیا ہے بندہ تیرا اے خدا  
 لکھو نام لیجا و پھر بر زمین  
 جسم سے ملاوین بہر و شرف  
 جواب اُٹھو دیتی ہے وہ خوش خصال  
 ہوں اُمت محمد کی دل سے خدا  
 وہی بس مرا جان و ایمان ہے  
 جو کہتی ہے میت سو ہے بات نیک  
 پہناؤ بہشتی لباس اور اُسے  
 دیو کھول جنت کی جانب سے در  
 ہمیشہ وہ خوشبو سے تا ہووے خوش  
 وہیں آوے خوش شکل اک نوجوان  
 سنانے خوشی خوش خوش آتی ہواں  
 تو ہے کون کیا نام بتلا نشان  
 تو میرے سے کہہ کیا تیرا کام ہے

تو کہتی ہے پس اُسکو وہ خوش شکل  
 خدانے تیرے نیک اعمال سے  
 قیامت تک میں رہوں تیری پاس  
 اگر کا فترہ کوئی مرنے لگے  
 وہی اُسکے تین وقت سکرات ہے  
 نہ کہنے کو منہ سے نکلتی ہے بات  
 بہت جسم کو اُسکے دے پیچ و تاب  
 بڑی آفتوں سے نکلتی ہے جان  
 پہنا کر اُسے دوزخی یک لباس  
 فلک کے قریب اُسکو لیجائیں گے  
 کہیں گے ابھی یہ کیا ہے بلا  
 مٹا حکم یک ہوئے گا سب سب  
 فلک پھینک دیوینگے بے گفتگو  
 جگر ٹٹی ہے میت کو بعد از قبر  
 نکیر اور منکر تو مشہور ہیں  
 سپہ رنگ اونکا سر اپازبون  
 دے بادل کے جیسے کڑکتے ہوئے  
 پروں پر لیوین اپنے منی اٹھا  
 کہیں گے اُسے دے ہمیں اب جواب  
 جواب اُس سے ہرگز نہ بن آئے گا  
 تب اُسپر پڑے سخت گرز و نکی مار  
 نکیر اور منکر گئے بعد از ان  
 سڑا تین بدن ہیں گندہ لباس

ہوں تحقیق میں تیرا خاصہ عمل  
 بنا مجھکو بھیجا تیرے واسطے  
 تو میرے ہنس کھیل سن بول بات  
 ملک سختیاں اُس پہ کرنے لگے  
 وہ سکرات ظلمات کی رات ہے  
 تر پتا ہے جان جسم ملتا ہے بات  
 کرے روح کا اوسکے خانہ خراب  
 ملا یک اتر آسمان سے وہاں  
 نہایت رہے حسین بدبوئے لباس  
 ملک سب فلک کے پتنگ آئینگے  
 نکالو نکالو کہیں بر ملا  
 دیو پھینک اُسکو زمین کے اوپر  
 گرے قبر پر وہ پریشان ہو  
 طین پسلیاں آکے بایک دگر  
 سوالوں جوابوں پہ مامور ہیں  
 ڈراور ہیں آنکھیاں نیلگون  
 قبر بیچ آوین زمین چسرتے  
 اٹھا کر وہ میت قبر میں بٹھا  
 نبی اور رب کون تیری کتاب  
 کہیں گے ملک سے تھیں ہو خدا  
 وہ ہر مار سے ہو رہے خوار زار  
 مٹا ہر شکل ایک آورے وہاں  
 یک از دیکی صورت سے اوگی پاس

کیسی تو ہے کون کیا نام ہے  
 مجھے دیکھنے سے ہے وحشت مجھے  
 کیسی وہ بد شکل اُسے اے فلان  
 خدائے تیرے زشت اعمال سے  
 قیامت تلک میں رہوں تیرے ساتھ  
 فرشتہ پھر ایک میت کے پاس  
 چمکتا ہے منہ اُسکا جون آفتاب  
 اُسے بولتا ہے مجھے لکھ بتا  
 تو میت کہے اُسکو ہو کر اُداس  
 سیاہی قلم نے میرے پاس ہے  
 کہے تب تلک اُسکو اے بے خبر  
 اُسے تھوک کی کر سیاہی میں خم  
 تو میت فقط نیکیاں لکھ بتائے  
 کہیگا تلک اُسکو اے بے حیا  
 نہ دنیا میں شرم آئی اے بد سیر  
 ہولا چار میت بہت غمزدی  
 فرشتہ کہیگا پھر اے بد سیر  
 اس طرح میت پیٹے اُسے  
 تلک اُسکو لٹکاوے اُسکے گلے  
 خدا حشر میں اوسکو فرماوے گا  
 تو شرمائے گی وہ بد اعمال سے  
 خدا سے معاف ہو گا خطاب  
 یہاں اب تجھے شرم کیا کام آئے

یہاں کا ہے کو آئی کیا کام ہے  
 تیرے ڈول سے دلمین دہشت مجھے  
 تیرے واسطے میں ہوں آئی یہاں  
 بنا کر روانہ کیا ہے مجھے  
 تیری چوٹی پٹری ہوا ب میرے ہاتھ  
 ہے رومات نام اُسکا بھوجو قیاس  
 بٹھاتا ہے میت کو لینے حساب  
 عمل جو تیرا ہے بُرا اور بھلا  
 لکھوں کس طرح کچھ نہیں میری پاس  
 لکھوں کا ہے پر میں نہ فرط اس ہے  
 قلم اپنی اُنگلی کے نشین آپ کر  
 کفن کے ہی کا غذا پر کر رستم  
 بدی لکھنے خاطر حجاب اُسکو آئے  
 لکھ اپنی بدی تو نہ شر ماذرا  
 یہ کہہ کر لگے پیٹنے بے حشر  
 بتا دے تلک کو لکھ اپنی بدی  
 پیٹ اُسکو مہر اپنے ناخن سے کر  
 کرے غم مٹوف کی پیٹ سے  
 قیامت تلک وہ لٹکتا رہے  
 کہ اپنا نوشتہ بہین لکھ بتا  
 رہے گی پشیمان بد حال سے  
 گنہ پر مجھے کیوں نہ آیا حجاب  
 جہنم کی آتش میں جلنے سولے

کہیگا خدا پھر کہ اسکو لیجاؤ  
غرض ہے قبر ایک خانہ خراب  
کبھی جسم پر سانپ بچھو چڑھے  
کبھی جسم کھن گن کے ہو جاو خاک  
خدا جس طرح چاہے اُس طرح سے  
بقین جانو تم ہے عذابِ قبر  
فقط روح پر یا تو ہو گا عذاب  
خدا آپ قادر ہے مختار ہے

کرو طوق و زنجیر حبس و جلاؤ  
میں اقسام کے جسمیں رنج و عذاب  
کبھی تن بدن پنج کیڑے پڑے  
کبھی ہو سلامت رہے جسم پاک  
سزاوے گلاوے چو چاہے کرے  
اسی جسم پر یا مٹشالی اوپر  
وے تیون اوپر یا عذاب و ثواب  
جو چاہے کرے وہ سزاوار ہے

### تنبیہ

اجی جسمی روحی مثالی بیان  
ہے انسان کے تین درجے تمام

سنو جسمی روحی مثالی بیان  
مثالی ہے جسمی ہے روحی مقام

### عالمِ اجسام

سنو جسم یہ عالمِ اجسام ہے  
یہی جسم کا ٹوٹو گٹ جائے گا  
سرا پایہ ہے جسم دھیم کشیف  
بہر حال صد مونسے پاوے خل

اسے گلنے سرنے سے ہی کام ہے  
بجسم ہو کے در خاک مٹ جائیگا  
غریب اور عاجز بچار اکثیف  
رہے چین و آرام سے بے خل

### عالمِ مثال

مثالی وہی جسم ہے دوسرا  
لطیف اسکو کہتے ہیں اسکو کشیف  
زمین پر اسے سیر و شوار ہے  
کرے خواب میں عیش و آرام پائے  
کرے خواب میں آپ جنگِ جدل  
نہ سرتا کبھی وہ ہنگتا نہیں

دکھے خواب میں جو اسے جسم سا  
یہ ادنیٰ ہے اُس سودہ اس سوشرین  
اُسے رات دن میں کمی بار ہے  
بلا آفتون پر کرے ہائے ہائے  
کٹے دست و پا پر نہ ہو کچھ خل  
رہے روح کے ساتھ گلتا نہیں

## عالم ارواح

خدا کا ہے بندہ خدا کا غلام  
مثالی ہے اجسام سے جو سر  
لباس اُسکے دونوں لطیف و کثیف  
تو ہے ظاہر و باطن اُنکو حیات  
تو یہ جسم او سوقت مُردہ رہے  
جدائی نہیں اُنہیں اے نیک ذات  
دیا بندگوں کے تنیں ذوالجلال  
الوہیت و وحدت و غیب نام

سُور روح ہے ایک عالی مقام  
وہ جسم مثالی سے اعلیٰ ہے بس  
گویا روح ہے ایک جسم شریف  
رہے روح جسوقت دونوں کے سات  
اگر وہ مثالی کے ہمراہ رہے  
مثالی رہے روح کے ساتھ ساتھ  
عرض جسم و جان اور جسم مثال  
خدا کے بھی ہیں تین درجے تمام

## تنبیہ

نہیں جنگو ہے قبر میں ساز و برگ  
ہوا پر ہوا آگ میں آگ جائے  
عذاب قبر ہووے پھر کسکے ساتھ  
پھٹے جسم کو اپنے سیتا نہیں  
کہ بندہ خدا کس طرح ایک ہو  
بجا ہے کہ وہ دونوں ہیں ایک ذات  
کہ وہ تو نہیں ایک ہی قسم کے  
کہ سچ مل گئی جا کے در ذات ذات  
کرے جسم کا ہے کو اپنا فنا  
جلاوے جلاوے اُسے کا ہیکو  
تو سُرگل کے اپنے کو لیوے جلا  
خدا جان جان ہے بہر دو جہان  
اسی پر جہان مشفق ہے سمی

کہیں بعضے مائی لے جان مرگ  
جب انسان مر و خاک میں خاک جائے  
لے آہ میں آہ در ذات ذات  
موتے بعد پھر کوئی جیتا نہیں  
آجی بی بیو اُسے تم پوچھیو  
عناصر کا ملنا عناصر کے ساتھ  
خدا اور یہ جان کیونکر ملے  
خدا جان ہوتا تو لازم تھی بات  
اگر جسم میں جان ہووے خدا  
سُر اوے گلاوے اُسے کا ہیکو  
خدا ہو کے قسمت کا کیا ہے لکھا  
سُور ہے ہر ایک جسم میں ایک جان  
نہ یہ جسم و جان ایک ہووے کبھی

فصل در بیان  
آداب و عقاید

در بیان

نور  
میں

وہ بین جان جان اور ہم سب کے جان  
بس اب جان مر گونگی بد بات ہے  
وے مانی ملون کو دیو پھر جو اب  
مشالی تو ہے روح بھی ہے دیگر  
گلے جسم کو بھی جلاوے خدا  
چنانچہ پڑی ہو کہین ایک لاش  
پرندوں کے وہ کچھ حوالے ہوئی  
تھی گتے کوٹے غنڈا کر گئے  
برس اسہ برسات اُسکے تین  
یہاں تک کہ چلکر ہوا و بانگی خاک  
خدا میں ہے قدرت کہ ایک آئین  
کیا جس طرح تھا اسے در شکم  
کہ وہ جسم پہلے پر اگندہ تھا  
وہ نطفہ ہوا خون سے پائدار  
غذا ہے وہی یعنی آب و طعام  
زمین پر تھی پھیلی ہوئی وہ غذا  
کہاں وہ پکی کون بویا او سے  
وہ کس سلطنت میں ہوئی ہوتیار  
کئی دن رہی ہے وہ انبار میں  
وہ جتنے موافق خریدار کے  
اسی طرح سے جانو ہر ایک غذا  
مہ و سال دن رات ہر صبح و شام  
غذا سے ہوا خون خون سے سنی

نہ ہوئیں گے ملکر کبھی ایک سان  
جو کہتے ملی ذات میں ذات ہے  
اگرچہ ہو یہ جسم سٹر گل خراب  
عجب کیا کہ ہووے عذاب اُن آپر  
کہ قادر ہے ہر چیز پر وہ سدا  
سڑی ہو گلی اور تھی پاش پاش  
درندوں کے بھی کئی نوالے ہوئی  
بھی کیڑے کوڑے کئی چر گئے  
بہالے گیا ہو کہین سے کہین  
اڑالے گئی کر دی جائے پاک  
کرے جمع پھر اُس ہی میدان میں  
اسی طرح اُسکو کرے گا بہم  
سو بعد ایک نطفے سے پید ہوا  
ہوا خون تن میں غذا سے تیار  
وہین و وہ گھی گوشت میوے تمام  
دیکھو کس طرح جمع ہوئی ایک جا  
وہ ہر پرورش پائی کس آب سے  
بھی کس شہر میں آ کے پائی قرار  
اُسے کون لایا ہے بازار میں  
خریدی گئی آپ بازار سے  
ہوئی جو طرف سے جمع ایک جا  
غذا آئی کھانے میں ہر یک تمام  
سنی سے ہوا جسم پیدا وہی



دیکھو کس طرح سے وہ روزی ریان  
اسی طرح سے جگ کے مُردے تمام  
اٹھا دیکھا دے جان جان جہان  
وہی ہے قیامت دن انصاف کا

کیا جسم پسدا جی بی بیان  
سُڑے اور گلے سا لہا کے تمام  
غرض جی او ٹھینکے سبھی مُردگان  
بُرون کو بُرا ہے بھلون کو بھلا

### پانچون منزل

اجی بی بیان ہے قیامت نجل  
وہ ہے پانچون منزل جاگزار  
سرافیل پھو کیٹے جس وقت صور  
جمع ہو ویٹے پہلے پچھلے تمام  
عجب سخت وہ دن ہے انصاف کا  
ملایک پیادوں کے قائم مقام  
کرین خوب انصاف ہر بال بال  
گو اہی گزارینگے سب پاؤں ہاتھ  
کھلے گی وہاں قلعی ہر ایک کی  
تو گوریکا گورا پامبت ہو آئے  
عجب دغذغہ ہو گا اوس روز کا  
وہ دنیا میں تعالٰیٰ محبت کے ساتھ  
جنی مان جو اُسکو جنی ہے یہاں  
کر آکھونکے تین شعلے روز و شب  
وہ ہو دیکھا ان سے بھی اپنے فرار  
سگا باپ اُسکا جو دنیا میں تھا  
اُسے پرورش کرنے جاو م شام  
کیا تربیت اوسکو اقسام سے

گلے جسم بھی جان جاوے گل  
کٹھن راستہ ہے مسافت دراز  
تو ہو ویٹے زندے سب اہل قبور  
پڑے چو طرف غل چے دھوم دھام  
نبی نواب اوس روز قاضی خدا  
پکڑ کر جکڑ لاوین سب کو تمام  
بُرائی بھلائی کے دستہ نکال  
سُنہوں سے کسی کے نہ کیلگی بات  
بُرائی بھلائی عیان ہو دیکھی  
کرین کالیاں ملے سب ہائے ہائے  
کہ بھائی سے بھائی رہے بھاگ جا  
وہاں ناکرے اپنے بھائی سے بات  
بنا اپنے ہاتھونکے تین بھالیاں  
پلا دو دھ پالی برنج و نقب  
رہے حال پر اپنے خود آہ مار  
اُسے پالنے جا مشقت کیا  
مصیبت سفر کی اٹھایا تمام  
بچایا اوسے ہر ایک الزام سے

۴  
منزل پانچون منزل جاگزار  
سرافیل پھو کیٹے جس وقت صور  
جمع ہو ویٹے پہلے پچھلے تمام

عجب سخت وہ دن ہے انصاف کا  
ملایک پیادوں کے قائم مقام  
کرین خوب انصاف ہر بال بال  
گو اہی گزارینگے سب پاؤں ہاتھ  
کھلے گی وہاں قلعی ہر ایک کی  
تو گوریکا گورا پامبت ہو آئے  
عجب دغذغہ ہو گا اوس روز کا  
وہ دنیا میں تعالٰیٰ محبت کے ساتھ  
جنی مان جو اُسکو جنی ہے یہاں  
کر آکھونکے تین شعلے روز و شب  
وہ ہو دیکھا ان سے بھی اپنے فرار  
سگا باپ اُسکا جو دنیا میں تھا  
اُسے پرورش کرنے جاو م شام  
کیا تربیت اوسکو اقسام سے



خلایق سے بھی اُسکی خاطر لڑا  
 ہوا ایسے سکے باپ سے بھی فرار  
 بھی عورت سے ہووے گا اپنی گریز  
 محبت میں جسکی سبھی ملک و مال  
 وہ محبوب مرعوب عورت بدل  
 وہ عورت سے بھی اپنی ہو گا فرار  
 بھی بچوں سے اپنے جو دل بندین  
 شفقت میں بچوں کی ہر روز رات  
 وے بچوں کی خاطر کمر بند کھڑا  
 کیا سر پہ بوجھا بچوں کے بدل  
 سمجھ لگے تئیں اپنے گھر کا چراغ  
 وے بچوں سے بھی اپنے ہو گا فرار  
 غرض ایک سے ایک بھاگے وہاں  
 سگا باپ مان مرد جب یوں ہے  
 محبت مروت رہے یک طرف  
 وہاں ایک کا ایک دشمن رہے  
 وہاں ایک کا ایک دامن پکڑ  
 ہووے اس طرح جبکہ مرد و نکاحاں  
 نہ کوئی کسی کام آوے وہاں  
 اگرچہ ہے انکا یہاں آسرا  
 وہاں کوئی کیسا وسیلہ نہیں  
 فقط اپنے اعمال سے ہووے پار  
 اسی واسطے آپ حضرت رسول

کیا پال چھوٹے سے اوسکو بڑا  
 رہے اپنی حالت میں وہ زار زار  
 اگرچہ وہ مان باپ سے ہے عزیز  
 لٹایا اڑایا کسا پائے مال  
 بڑا سب سے تھا کرتے جنگ و جدل  
 رہے حال میں اپنے بے اختیار  
 غریزی میں عورت سے وہ چندہیں  
 خفا ہوتا ت اپنی عورت کے ساتھ  
 غنیموں سے جنگوں میں جا کر لڑا  
 کیا رزق کی کھوج بچوں بدل  
 محبت سے ہنس کھیل تھا باغ باغ  
 رہے حال پر اپنے ہو بہت سار  
 پڑے گڑ بڑی خلق کے درمیان  
 وہاں حال غیر و نکا کیا پوچھئے  
 وہاں ایک سے ایک ہو منحرف  
 نہ مان باپ سے بچہ امین رہے  
 کر گیا حق اپنا طلب لڑ جھگڑ  
 تو ہم ناکسون کی وہاں کیا مجال  
 نہ بچہ نہ خاوند نہ باپ مان  
 وہ ہے جھوٹی دنیا کی جھوٹی مینا  
 نہ ہے آسمان پر نہ زیر زمین  
 وہی دوست ہووے بڑا غمگسار  
 کہے اپنی بیٹی سے سُن اے بتولؑ

عمل کر عمل کر عمل کر یہاں پس اسے بی بیان اب کرو تم عمل رکھو پہلے اسلامیت سے خبر وہی ہے عمل کام آوے وہاں	نہ میں کام آؤنگا تھکو وہاں خبردار ہوت کرو کم عمل عمل بھی کرو اسکے احکام پر سُنو اب تم اسلامیت کا بیان
--	--

بناء اسلام کے فزون کا بیان صنعت لفظی سے

اجی بی بیان اہل اسلام ہو کہ ہے لفظ جو خاص اسلام کا الف یک دوجی سین تیسرے ہولام عدد ایک ہے ساٹھ تین تین تین الف سے تم اکبار اپنی عمر دو جے سین کے ساٹھ سے ہونا اشارہ ہے اس تیسرے لام سے الف پھر اشارہ ہے اسے بی بیو اشارہ ہے اس میم سے یگان غرض پانچ رمضان ہیں اسلام کے جو کوئی ایک کا اُن سے منکر ہے کرے ترک جو اسکو سستی کے ساتھ پر اسلامیت اسکی پوری نہ ہو اگر چاہو اسلامیت بے قصور	اب اسلام کے جانو احکام کو وہی ایک ہے پانچ احکام کا الف چار و ان میم پنجہ تمام عدد ایک پھر بعد چالیس ہیں پڑھو کلمہ ہے فرض تصدیق کر برس دن کے ہر ساٹھ پڑھو نماز رہو تیس روزوں کو رمضان کے کہ یک بار اپنی عمر حج کرو دیو مال سے حصہ چالیس و ان سبھی مرد و عورت کے کام کے وہی بیشک و شعبہ کا فر ہے وہ ہووے گنہگار بد کار ذات ادھوری کہو تم ادھوری کہو بجلاؤ احکام پانچوں ضرور
--	--

سنو معنی اسلام کا سر بسر پس اُن پانچوں حکمون پر ہو فدا سنو یک مثال اب یہاں تم تمام	سر اپنا فدا کرنا حکمون اوپر ہے اس میں بھلائی تیار سدا وے دونوں جہانین تمہیں آو کام
--	--

آپ کا بیان ہے کہ اگر کوئی  
مومن ہو تو اس کا ہر کام  
اس کے لئے ہے کہ وہ اپنے  
اللہ کے لئے ہو اور نہ اپنے  
اپنے لئے ہو

یہاں اشارہ ہے کہ اگر کوئی  
مومن ہو تو اس کا ہر کام  
اس کے لئے ہے کہ وہ اپنے  
اللہ کے لئے ہو اور نہ اپنے  
اپنے لئے ہو

اگر کوئی باندی تمہاری کہائے  
دیوے کے جب اس وقت کھاوے طعام  
ہو بیسار بالکل تمہارے لئے  
تساوی عمر جس پر بھی حال ہو  
اگر وہ تمہاری نہ باندی کہائے  
رہے گھر میں کھاوے فراغت کو ساتھ  
تو دوڑو گے تم اُسے کراٹھ لال  
ہو تم بھی اس طرح اسے بیبیان  
پس اب تم کہاؤ اوسیکی تمام  
رہو اسکی خدمت میں تم بانیاز  
وہ جب دیوے کا حکم تب کھائیے  
رہے پر دیوے حکم سے اوسکے نام  
اسی کے رہو اولتقی کے تلے  
تو پھر تمکو صاحب سے انعام ہے  
غرض پانچوں احکام لاؤ بجا

بھی خدمت کو دایم سر پانچکائے  
دیوے حکم سے کچھ تمہارے ہی نام  
پڑی رنت رہے اولتقی کے تلے  
تو کیا کچھ نوازو گے اسے بی بیو  
کہاؤ گے بھی لیکن نہ کچھ کام آئے  
مگر گاؤے غیر نکاوہ بدصفت  
اُسے کاٹ دو ناک چوٹی نکال  
خدا ہی کی گھر کی پٹی باندیان  
اداجس سے ہو فرض کلمہ مذام  
اداجس سے ہوتی رہے رنت نماز  
اداجس سے ہوں روزی و مضانکے  
اولے زکوٰۃ اُس سے تا ہو تمام  
مشرف ہو کعبے کے طواف سے  
نہیں تو وہ باندی کا انجام ہے  
بیان اب سنو معنی ہر ایک کا

### پہلا رکن اسلام کا کلمہ ہے

اجی مان بہن کلمہ گو بی بیان  
مقدم ہے وہ رکن اسلام کا  
خدا کے سوا کوئی نہ معبود ہے  
وہ موجود سے خلق موجود سب  
وہ مشہود سے خلق مشہود ہے  
نہ معبود کو بنا یا خدا  
بنا یا کوئی معبود انسان کو

سنو پہلے کلمہ کے معنی بیان  
عبادت کو ہے جان کی کام کا  
وہ موجود مقصود مشہود ہے  
وہ مقصود سے پائے مقصود سب  
نہ معبود سے کوئی معبود ہے  
پہ بندوں نے بندوں کو ٹھہرایا  
کوئی ٹھانا معبود حیوان کو

کلمہ گو بی بیان  
مقدم ہے وہ رکن اسلام کا  
خدا کے سوا کوئی نہ معبود ہے  
وہ موجود سے خلق موجود سب  
وہ مشہود سے خلق مشہود ہے  
نہ معبود کو بنا یا خدا  
بنا یا کوئی معبود انسان کو

ستاروں کو معبود کوئی جانتا  
 کوئی جانے معبود جنات کو  
 کوئی لکڑی پتھر کو معبود جان  
 کرو لا ا کہ سے نابود سب  
 وہی ہے عبادت کے لینے بدل  
 وہی سب کا معبود مقصود ہے  
 وہی سب کا رزاق ہے ہر زمان  
 وہی سب کے کرتا ہے گل کاروبار  
 وہی عالم الغیب بالذات ہے  
 شریک اسکا کوئی نہیں دوسرا  
 وہ بندوں کا محتاج ہرگز نہیں  
 سزاوار ہیں اسکو سارے کمال  
 پرستش کے لایق خدا کے سوا  
 اوسیلی کرو تم عبادات کو  
 شرع میں ہے گرچہ تو تسل روا  
 بغیر از منگے ہے بہت کچھ دیا  
 کہا باوجود اسکے پروردگار  
 سبھی بکریاں گائے اور جانور  
 بچارے وہ چہتے ہیں کسی سی مراد  
 نہ کرتے ہیں وہ سے کچھ کسی کی نیاز  
 نہ گہوارہ بچوں کے خاطر چڑھائیں  
 نہ بازو اوپر بازو صین پیہ نہ کاس  
 خدا ہی کھلاوے پلاوے انھیں

عناصر کو معبود کوئی مانتا  
 کوئی لات کو اور کوئی ہاتھ کو  
 کرے جان سے اسکانت ان پان  
 مگر ہے خدا ایک معبود رب  
 نفع اور نقصان دینے بدل  
 نہ کوئی بندہ بندوں کا معبود ہے  
 نہ کوئی بندہ بندوں کا روزی بران  
 نہ کوئی بندہ بندوں کا حاجت برار  
 نہ یہ علم بندوں کے تئیں ہاتھ ہے  
 وہ مختار کل ہے بہر دوسرا  
 سبھی بندے محتاج اسکے یقین  
 سبھی عیب سے پاک ہر ذوالجلال  
 کسیکو نہ جانو بہر دوسرا  
 اوسی سے کہو اپنی حاجات کو  
 خدا ہی کرے حاجتیں کل روا  
 اگر مانگو تو کیا نہیں دیو یگا  
 پکارو مجھے ہوں میں حاجت برار  
 کہو کون لیٹا ہے اونکی خبر  
 خدا ہی کو کرتے ہیں ہر وقت یاد  
 نہ دریا میں بھی چوڑتے ہیں جہاز  
 نہ تر تارت کے پھٹانے چوڑائیں  
 اکٹ اور سگٹ سے بھی رکھتے نہ اس  
 بھی مارے جلاوے جلاوے انھیں

وہی ہے تمہارا بھی حاجت برآر  
بچو شرک سے وہ بُری بات ہے  
خدا سب گناہوں کو ہے بخشتا  
مگر شرک کی بخشش میں خطا

بعض عورتیں مفتیان میں عجب  
بنائے کوئی پھوس کا ایک جہاز  
طلب میں جہاز و نکلے رہ روز و شب  
بنا ایک گہوارہ دھڑی کی چسینز  
کہے ایک پیسے پہ کوئی یا امام  
مسافر ہزاروں رکھ اپنی طلب  
امام ایک کس کس کے ہمہ پھرے  
جنوب آوے یا جائے طرف شمال  
پکاتی ہے بکری اوپر کوئی ہوس  
کوئی کچھ پکا کھیر دو دام کی  
کوئی بانٹتی ہے پکا کچھ آتش  
لگا کوئی چراغ ایک پیرونکے نام  
وہیں مانگتی ہو اٹھا دونوں ہاتھ  
جیسے تک میں جیتی رہوں چین سے  
اجی بی بیوں تم سے میں کیا کہوں  
کہا منے ملے ان کو جنت کا در  
ملے کس طرح جنت ان کے تئیں  
جہان میں ہزاروں سنے ہیں بیسیان  
خدا کی عبادت کی خاطر تمام

کرین مفت میں اپنی حاجت طلب  
اُسے خواجہ خضر کی کرنیاز  
جہاز اپنے مطلب کا کرتی طلب  
کوئی مانگتی لال بیٹا عزیز  
تمہاری ضمانت میں ہے یہ غلام  
بکلتے ہیں شہروں سے ہر روز و شب  
حفاظت ہزاروں کی کیونکر کرے  
وہ کس کس کے ہمہ پھرے ماہ و سال  
کوئی ایک فرغے پہ کرتی ہے بس  
شکر کا س کی کوئی کسی نام کی  
عمر بھر کے روزی کی کر تلاش  
کھڑی رہ کے ایک پاؤں پر وقت شام  
کہ ہو دین و دنیا میں میری نجات  
مرے بعد جنت میں لوٹوں مرے  
میں ان مفتیوں سے بہت دنگ ہوں  
کہ جنت نہیں اونکی خالا کا گھر  
وے کیا نیکیاں کر کے مادی ہوں  
خدا کی پرستش کے ہیں درمیان  
اٹھاتے ہیں محنت شقت مدام

کریں خیر خیرات خرچ اپنا مال  
عبادت سے اونکو فقط کام ہے  
کہ دیتا ہے جنت خدایا ہسین  
کہ چہتے ہیں جنت خرچ یک دو دام  
جو پاوے سوکھاوے پختی کہان

نماز اور روزے رکھیں ماہ و سال  
نہ دن چین ہے ناشب آرام ہے  
نہیں باوجود اسکے انگوٹھتین  
مگر وے عجب مفتیان ہیں تمام  
گر وغور تم کیا کہوں میں یہاں

### محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

ہو اُمت محمد کی بندہ خدا  
ہزاروں سے آبادیاں جا بجا  
مگر سب سے اشرف عربی ہوا ذات  
محمد نبی ﷺ مصطفیٰ محبوب تبار  
رسولوں کے خاتم نبوت کے سر  
علیک الصلوٰۃ و علیہ السلام  
عربی کلام خدا بے گمان  
عربی طریقہ عربی لباس  
یہ لازم ہے جیتے موئے صبح و شام  
کلام عربی بھی ایمان سے  
عربی چلن پر رکھیں اپنی چال  
اڑا دیوین بدعت اُپر خاک و حول  
نہ پیچھے چلین جد و جدات کے  
نہیں تو رہیں بدعتی گھتی

اجی بیسیان جان و دل سے سدا  
خدائے تو خلقت کو پیدا کیا  
کر وڑوں سے لوگ ادنیٰ اعلیٰ صفا  
وہی ذات حضرت حبیب خدا  
کیا ہے خداون کو پیغا مہر  
محمد عربی میں خیر الانام  
عربی ہے کلمہ عربی زبان  
عربی عبادت عربی سیاس  
پس امت زن و مرد کے تین تمام  
کہ کلمہ عربی پڑھیں جان سے  
عربی عبادت کریں ماہ و سال  
عربی طریقے کو دل سے قبول  
نہ پیرو رہیں رسم و عادات کے  
تو ہو دین کے البتہ وے اُمتی

### تنبیہ

ملت گنی یا ازون کھڑی موتنی  
پر اپنا روئے نہ چھوڑے کوئی

نہ گنی ہو یا کوئی رجھوتنی  
پڑھی کلمہ رسمی مسلمان ہوئی

چنانچہ فرنگینی نے کلمہ پڑھی  
 نہ روزہ رکھی ناکئی ہے نسا ز  
 وہ رچوتنی کلمہ پڑھنے فقط  
 بھی نوشہ کے تین تیل ہلدی چڑھائی  
 لنگنی بھی ویسا ہی کلمہ پڑھی  
 کھلے سر ہو بے گوشہ پھرتی رہی  
 بھی آڑوں اس طرح کلمہ پڑھی  
 شگون اور بد فال بستی رہی  
 نہ جنت کی خواہش نہ ڈر نار سے  
 کہو حق پہ کیا اُن کو ایمان ہے  
 اس طرح کوئی مسلمانہی  
 پڑھی کلمہ تقلید سے گاہ گاہ  
 کبھی پیرو لیون سے لائی نیاز  
 بھی رچوتنی سا کرے اپنا حال  
 دیوالی سا کھیلے چراغوں کا کھیل  
 لنگنی سایا کر کے اپنا لباس  
 یا آڑوں سا بد فال بستی رہی  
 اس طرح ہر کام میں ہٹ کئی  
 تو یہ بھی وے چارونگی ہی پانچون  
 نہ چھوڑیں تلک اپنے آئین کو  
 نہ چھوڑیں جتنگ وے اپنا رواج

نہ روزہ رکھی  
 نہ لنگنی بھی  
 نہ کلمہ پڑھی  
 نہ آڑوں  
 نہ شگون  
 نہ جنت کی خواہش  
 نہ ڈر نار سے  
 نہ گاہ گاہ  
 نہ پیرو لیون سے  
 نہ اپنا حال  
 نہ چراغوں کا کھیل  
 نہ لنگنی  
 نہ اپنا لباس  
 نہ بد فال  
 نہ ہٹ کئی  
 نہ چارونگی  
 نہ آئین کو  
 نہ جتنگ وے

سمجھ لی کہ میں ہو گئی ہوں بڑی  
 بھی عیسیٰ و مریم سے لائی نیاز  
 کئے دین کے کام سارے غلط  
 نہ سر سے نہ بڑ سے لگے گیت گائی  
 بدن پر لپیٹ ایک ساڑی بڑی  
 بتون دیولون پتج گرتی رہی  
 تھی جیسی کی ویسی بدی پراڑی  
 بھگت بھوت شیطان کو دیتی رہی  
 کھڑی بیٹھی مٹوتی چلی پوچھ لے  
 نبی پاس کچھ اُنکے تین آن ہے  
 ہو خود اپڑی سات پر سات کی  
 نہ جانی کچھ ہی دین کی رسم و راہ  
 کبھی شد سے جھنڈے کئے سرفراز  
 آڑائی ہوئی اوڑھنی پر گلال  
 چڑھا دولہ دلہن کو ہلدی و تیل  
 بتون دیولونکے پھری آس پاس  
 نذر شیخ سدو کو دیتی رہی  
 سبھی کام کو دین کے چٹ کئی  
 نہیں جھکو حاصل ہے دنیا نہ دین  
 نہیں پائین گے وے کبھی دین کو  
 نہ دین اونکو حاصل نہ شرم اور لاج

خدا کی پتہ یہ عجب ہے رواج  
 کہ خود گم رہی کا سبب ہے رواج



جہان میں دیکھو کیا غضب ہے رواج بناتا ہے معبود رب ہے رواج کیا شرک و بدعت کسب ہے رواج سراپا بڑا ہے ادب ہے رواج رہے آپ خود مستحب ہے رواج مقروح کر اپنا لقب ہے رواج وہاں جنگ دار الحرب ہے رواج پڑا پردہ ہر روز و شب ہے رواج کہ جب بدعتوں کا سبب ہے رواج کہ وہ غیب حب و نسب ہے رواج کہاں سے کہاں دیکھو اب ہے رواج تو شرمندہ خاموش لب ہے رواج کہ برباد ہے دین جب ہے رواج نہ دنیا کہ دنیا طلب ہے رواج کہو دین میں ایسا کب ہے رواج	دھلے کو بُرا کر دکھاتا ہے وہ خدا کے سوا بند گونگے تسین نبی کے طریقے کو کر عیب دار سب آداب دین جس سے برباد ہیں کرے فرض و سنت کو باطل ہوا جہان میں کرے دین کا نام بد اگر دین کی بات آوے کہیں خدا اور بندوں کے درمیان میں کہاں دین باقی رہے گا وہاں نہ کر دیوے بیوہ زونے نکاح نکحتی پنے کا لگاتا ہے عیب مبادا اگر کین ہو فصل زنا خدا ان رواجوں کا خانہ خراب اگر دین جاوے تو جاوے بھلا نہ باتوں سے مشاق کی ہو خفا
--	---

مسدس یک جنس کی دو بیویوں کی بڑائی میں

عجب ہے زمانے میں ظلم و ستم حقیقت میں دو چیز بد ہیں بہم	سنو تم ذرا اب سنا دین جو ہم بدی یک کی آوے نظر کم سے کم
---	---

سبب اسکا جانو یہی و سب دم  
رواج اسکا نین اسکی پر محی رسم

اگر کوئی خدا نام کا بت بھائے وگر شدے جھڑے تو کو منائے	تو ہرگز اسے کوئی نہ خاطر میں لائے تو اتنا نہ لوگوں میں بدتر کہائے
--	--

حقیقت میں دونوں میں بت اور ستم

جہان میں دیکھو کیا غضب ہے رواج  
بناتا ہے معبود رب ہے رواج  
کیا شرک و بدعت کسب ہے رواج  
سراپا بڑا ہے ادب ہے رواج  
رہے آپ خود مستحب ہے رواج  
مقروح کر اپنا لقب ہے رواج  
وہاں جنگ دار الحرب ہے رواج  
پڑا پردہ ہر روز و شب ہے رواج  
کہ جب بدعتوں کا سبب ہے رواج  
کہ وہ غیب حب و نسب ہے رواج  
کہاں سے کہاں دیکھو اب ہے رواج  
تو شرمندہ خاموش لب ہے رواج  
کہ برباد ہے دین جب ہے رواج  
نہ دنیا کہ دنیا طلب ہے رواج  
کہو دین میں ایسا کب ہے رواج



کے نام کی  
میں نے پڑھ  
"میں نے پڑھ"

توئی دیون  
ہی ہے  
"میں نے پڑھ"

باب  
پہلی ہی  
پہلی ہی  
پہلی ہی

وگر کاٹ مین ڈالی وہ ہر رواق	تو اتنا نہ معلوم ہوا سکو شاق
حقیقت مین مین شرک دو نوٹن زخم	رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم
اگر طوق ڈالے اسے آہنی	برہی جانین اسکو غریب و غنی
وگر طوق ڈالے رو پہری بنی	تو جانین سبھی اسکی مان ہو دھنی
حقیقت مین لعنت ہے دو نوٹن جھم	رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم
قسم کھائے گر کوئی ہنومان کی	تو اسکے نہ جانین مسلمان کی
وگر کھاوے سر کی یا انسان کی	تو جانین وہ سو گند ہے جان کی
برہی مین وے قسین خدا کی قسم	رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم
اگر کوئی ہودی سے پوچھے نجوم	تو بلو یکا ہوئے گا او سپر نجوم
وگر پوچھے ملا سے جابخت شوم	تو اتنی مچاوے نہ کوئی اسپہ دھوم
حقیقت مین دو نوٹن کا ایک ہے قلم	رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم
اگر کوئی مفتی کو دے ایک دام	تو رشوت سمجھتے اسے خاص عام
وگر آس بتلاوے کوئی تھکے نام	تو جانین وہ پیسے کے ضامن امام
حقیقت مین بد مین وے دام و درم	رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم
اگر کوئی دیون کو بکر اچڑھائی	تو ہر کوئی کرتی ہے اس سے لڑائی
تقرب سے گر کوئی مرغاڑائی	تو چوٹے پر چڑھتی ہے اسکی کڑھائی
حقیقت مین بد مین وہ مرغ و غنم	

۴۰  
 ۱۰  
 ۲۰  
 ۳۰  
 ۴۰  
 ۵۰  
 ۶۰  
 ۷۰  
 ۸۰  
 ۹۰  
 ۱۰۰



منہ

وگر بیاج کھاوے کوئی نابکار تو اتنا نہ جانے کوئی اسکو خوار

حقیقت میں کالا ہودو نوں کا نیم  
رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم

اگر موت پیوے کوئی ناصواب تو کوئی اسکا رکھتا نہیں آجے تاب  
وگر کوئی پیوے ہے سیندھی شراب تو اتنا نہ کوئی اسکو جانے خراب

حقیقت میں دو نوں کو نین ہے بھرم  
رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم

اگر کوئی سیپی رہے گسے گھر تو ہوتی ہے بدنام وہ در بدر  
جو گوبر رہے سیپتی ہر خبر نہ اتنا اسے کوئی جانے بستر

جنس اصل میں دو نوں سہر تا قدم  
رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم

اگر کوئی ہلک کر نہ دھواٹھ چلے اس عورت سے کوئی نار ہل چلے  
وگر کوئی سوئی چلی پونچھنے تو اتنا کسی کو بُرا نا لگے

حقیقت میں دو نوں پلیدی میں نم  
رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم

اگر پانخانے کے ڈھیلے کوئی علانیہ لیوے تو ہووے سنہی  
وگر ڈھیلا کوئی لے پتھر ہر گلی تو کوئی اسپر اتنا ہنسے نا کبھی

حقیقت میں جے شرم دو نوں پدم  
رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم

اگر مرد واکوئی غسل نا کرے تو ہر شخص اسکو کھسیا نا کرے  
اگر عورت غسل پر نا نہا نا کرے تو کوئی اسپر اتنا نہ طعنہ کرے

حقیقت میں بن غسلے جو روضہ

۱۱۔ چنانچہ اگر کوئی عورت زنا کرے کسی شوہر سے کہ پیسے دیا کرے تو وہ کون کو عیب آوے

سن	
رواج اسکانین اسکی پڑگئی رسم	
اگر شادی میں کوئی بجاوے طنبور	تو ہر کوئی کرتی ہو نفرت ضرور
وگر کوئی بجاوے بابے کا صور	تو کوئی اتنا اس سے ہو کہ نفور
حقیقت میں دونوں میں بدزیر و ہم	
رواج اسکانین اسکی پڑگئی رسم	
اگر کوئی پجاری کا بابے اڑک	تو جاتا ہے لوگوں کا سینہ ترک
دھراوے اگر دھول کوئی بیدھڑک	تو کوئی اوسکو اتنا نہ بولے جھڑک
حقیقت میں دونوں کا اک ہے قسم	
رواج اسکانین اسکی پڑگئی رسم	
اگر کوئی مسلمان کا گوشت کھائے	تو ہر کوئی اسپر کرے ہائے ہائے
وگر کوئی غیبت سنے یا سناے	تو اتنا نہ کوئی افسہ غصہ میں آئے
حقیقت گنہ دونوں میں بے ہم	
رواج اسکانین اسکی پڑگئی رسم	
اگر کوئی مؤمن کے گھر کو جلائے	تو روتے ہیں اسپر بھی دھام دھام
وگر بات کوئی یہانگی وہاں جا لگائے	تو اتنی نہ کوئی اسپر آفت مچائے
حقیقت میں دونوں سے ہے درد و غم	
رواج اسکانین اسکی پڑگئی رسم	
اگر کوئی چھینلا زنا کے لئے	رکھے پیسے دیکے تو ہر کوئی ہنسے
وگر مرد کچن رکھا مال دے	تو نا کوئی ہنسے اتنا اس فعل سے
حقیقت میں دونوں سے درد و غم	
رواج اسکانین اسکی پڑگئی رسم	
اگر بازو کوئی زن زنا پر کمر	تو مرد اوسکا کر دیوے دو نیم سر

<p>وگر مرد زانی رہے یک عمر تو زن او کی او سکونہ مارے</p>	<p>حقیقت میں دو نوٹے تین ہے رجم رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم</p>
<p>اگر کوئی دیون کے جترے کو جائے وگر کوئی دھکے محرم میں کھائے</p>	<p>تو ہر کوئی اُسے انگلیوں سے بتلائے تو اتنا نہ کوئی عیب اُسکو لگائے</p>
<p>چھپے مرد اگر عورتوں کو نجسائیں جو پردے سے مرد و نہ دید و لگائیں</p>	<p>تو وہ بے بد نظر عورت تو نہیں کہائیں تو کوئی انہیں اتنی بُرائی نہ پائیں</p>
<p>سلمان سے گرنا چھپے کوئی زن چھپے ہندوؤں سے نہ جو بد چلن</p>	<p>حقیقت میں چشم انکی میں پڑ آ رہنم رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم</p>
<p>اگر کوئی عورت مُنڈائی ہو وگر کوئی مُنڈا و اوے دائرھی بشر</p>	<p>تو بدنام وہ سر مُنڈی در بدر نہ اتنی بدی لائے کوئی منہ اوپر</p>
<p>اگر عورتیں مردوں کو نجسائیں وگر مرد کچن سے شادی چائیں</p>	<p>حقیقت میں دو نوٹے کو تین ہے شرم رواج اسکا نین اسکی پڑ گئی رسم</p>
<p>تو لوگ آکے غل چوڑھے مچائیں تو اتنا نہ کوئی اُن اوپر بچھپائیں</p>	<p>حقیقت میں بد ہر دو ازار چھپے</p>

رواج اسکائین اسکی پڑگئی رسم	
اگر کوئی کسی کی بزرگی گھٹائے	تو لوگ اسکو نیچے کے درجہ بٹھائے
وگر کوئی کسی حد سے زائد بڑھائے	تو خوش ہو کے ہر کوئی تیرے چڑھائے
حقیقت میں دونوں مذمت ہے ذم	
رواج اسکائین اسکی پڑگئی رسم	
کہے کوئی مدینہ گر انسان کو	یا بیت المقدس تو مطعون ہو
وگر کعبہ قبلہ کہے کوئی تو	نہ خلق اس کے اتنے رہیں عیب جو
حقیقت میں دونوں کو مین ہی حرم	
رواج اسکائین اسکی پڑگئی رسم	
اگر کوئی عبادت کہے سر جھکا	تو پوجا سمجھ اوکو جائین بُرا
وگر کوئی کعبے بندگی حضرت	تو وہ چندگی بندگی ہوا واد
حقیقت بدی میں دونوں سر گرم	
رواج اسکائین اسکی پڑگئی رسم	
اگر کوئی زن بولے میں ہوں خدا	تو ہر کوئی اس سے رہے ہو جدا
خدا جان کو گر کہے کوئی گدھا	نہ اتنا بُرا جائین شاہ و گدا
حقیقت میں بدان کی مستی منم	
رواج اسکائین اسکی پڑگئی رسم	
اگر کوئی دعویٰ نبوت کرے	تو سب او سکے تین ٹکے غارت کرے
وگر کوئی خدائی کی دعوت کرے	تو کوئی اتنی اسپر نہ لعنت کرے
حقیقت میں باطل ہیں دونوں فہم	
رواج اسکائین اسکی پڑگئی رسم	
ابھی تو اپنے نبی کے لئے	گناہوں کو مشاق کی بخش دے

سبب سے اسی کے بد اعمال کے قیامت قریب آئی ہو دور سے

نہ نیکی رہی معصیت ہے ختم  
رواج انسانین اسکی پڑ گئی رسم

رواجون سے نیکی بدی بدی نیکی ہونے کی بُرائی کے بیاہن

اجی بی بیان تیرھویں ہے صدی اگرچہ شریعت کی ہے رہ جدی  
رواجون سے ہے شرع ماتم زدی مگر رسم و عادت جگاوے خودی

عجب ہے زمانے کی یہ بر ضدی  
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

اگر کوئی مؤحد ہو مستانہ وار اگرین لوگ اُسکے تئیں مار مار  
بنے کوئی مشرک یا ملحد شعار تو لوگوں میں اوسکا بڑا اعتبار

عجب ہے زمانے کی یہ بر ضدی  
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

اگر کوئی پکا بنے سُنّتی تو لوگ اوسکے تئیں جانتے گئی  
وگر کوئی منافق رہے بدعتی تو کوئی ناکہے اوسکو بدعتی

عجب ہے زمانے کی یہ بر ضدی  
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

اگر نیچے مزدور کوئی کھانس پات اگرین لوگ اُس سے حقارت کی بات  
کرے جد فروشی کوئی بد صفات تو رہتے ہیں لوگ اُس سے عزت کے سات

عجب ہے زمانے کی یہ بر ضدی  
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

اگر کوئی سلام علیکم کہے نہ تو متیر جانین خلافت اُسے  
فقط کوئی تعظیم کے واسطے اُٹھاوے جو چوڑ نہ کوئی ہمنے



منہ	
عجب ہے زمانے کی یہ برضدی	
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی	
کرے کوئی عورت اگر جب سلام	تو کینچن کہین اُسکو اشر عوام
قد مبوس گر کوئی کرے صبح و شام	تو جانین بزرگی ہے امین تمام
عجب ہے زمانے کی یہ برضدی	
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی	
کرے کوئی عورت عقیقتہ اگر	کہین اُسکو چپٹی نہ چھلا لگر
کرے چپٹی چھلا کوئی بے خبر	تو لوگ اُسکا جانین حلالی سپر
عجب ہے زمانے کی یہ برضدی	
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی	
پڑھاوے عقیقتے میں مولود جو	بخس جانتے اُسکے تین برشت خو
اگر ناپڑھاوے کوئی نعم میں تو	کرین طعنہ خلق اُسکے ہوں عیب جو
عجب ہے زمانے کی یہ برضدی	
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی	
اگر کوئی منگے کو منگی دکھائے	تو ہر مرد و زن عیب اُسکو لگائے
تنگوں سے گر کوئی چڑیاں پہنائے	تو کچھ عیب عصمت میں اُسکی نہ آئے
عجب ہے زمانے کی یہ برضدی	
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی	
جوین سے نہ ہو گوشہ گرساس مان	کرین عیب البتہ ناواقفان
جو دیور سے بھاوج نہ ہو وی نہان	تو کوئی اُسکو کہتی نہیں ہوں نہان
عجب ہے زمانے کی یہ برضدی	
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی	

منہ

وہ بی بی بڑی شادی والی کہائے  
وگر کوئی نکاح اپنا خالص ٹھہرائے

عجب ہے زمانے کی یہ برصندی  
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

اگر کوئی بیوہ کمی بیاہ تو  
مبادا اگر وہ زنا کار ہو

عجب ہے زمانے کی یہ برصندی  
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

اگر کوئی رکھا مجھ کو باریک کر  
رکھے خشکشی ریش کوئی بشر

عجب ہے زمانے کی یہ برصندی  
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

کہے وہین مت شاق حق بات کو  
رہے پنج و شش من گرانجان ہو

عجب ہے زمانے کی یہ برصندی  
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

اجی بیسیان چھوڑ دیجو رواج  
ول وجان سے تم چلو دین پر

نوع دیگر

اجی بی بیان پاؤں پڑنا نہیں  
قد مبوسی کرنے ہی اڑنا نہیں

تم آپس میں کہو سلام علیک  
 نمازین پڑھو اور لیو کلوخ  
 نہ غسل و تیمم سے معذور ہو  
 پہن کر تہنی اوڑھنی اور ازار  
 لباس عربی کو تہ کر کے تم  
 پڑھو فاتحہ شدت آن تم  
 کرو مرغ و بکری کو تم آپ ذبح  
 مگر کاٹنے کاٹ باوا کا مرغ  
 اگر چاہے دل کیجے ثانی نکاح  
 اگر ناگرو تم و گر کوئی کرے  
 گئے فاطمہ تم بھی پیچھے چلو  
 بنی فاطمہ پر سے قربان جاؤ  
 نہ روٹھو نہ روٹھو وی چونگے چکھو  
 کسی شدے جھنڈے کے نزدیک جا  
 نہ جاؤ تماشوں میں تابوت کے  
 کہیں دھکاٹنگی میں آ جاؤ گے  
 نہ جمون جلالی کی لیلیٰ بنو  
 صفر میں سفر اور شادی کرو  
 نہ پتا سنگا گر تلو گل گلے  
 کرو تیزیان تین تیرا تمام  
 بیچ الاول میں کرو کار خیر  
 بھی آخرین کام آخرت کے کرو  
 نہو مردہ دل زندہ شہ سے کبھی

خلاف شرع تم نہڑنا نہیں  
 پلیدی نجاست میں نہڑنا نہیں  
 پہن پاؤں ہندی لنگرنا نہیں  
 لباس عربی سے نہڑنا نہیں  
 فقط ہنگا چولی اُدھڑنا نہیں  
 وہ ملا کے پھاندے نہڑنا نہیں  
 خدا ہی کے نام اس سو گڑنا نہیں  
 تقرب سے ملدا گھڑنا نہیں  
 ترک کر کے دوہین آجڑنا نہیں  
 کبھی عیب میں اسکے نہڑنا نہیں  
 سوا ان کے دامن نہڑنا نہیں  
 محرم میں کچھڑا چوڑنا نہیں  
 اچھوتے ہو چھیکے نہڑنا نہیں  
 بتوں کے سر کا کڑنا نہیں  
 وے مردوں کے پھیر و نین نہڑنا نہیں  
 زمین پر سے پاوان اکھڑنا نہیں  
 دکھاری ہو موتی کا نہڑنا نہیں  
 مگر چانولان پت کے نہڑنا نہیں  
 اسی روز آٹا پیچھڑنا نہیں  
 بھی روٹی چپاتی کو گھڑنا نہیں  
 فقط کھیر ہی پر نہڑنا نہیں  
 کبھی غوث نہڑنا نہیں  
 مداری کی ستریاں نہڑنا نہیں

بشفا دیوے فت اور طفیل ولی  
وہ رجب کے کوئٹہ و نہ شعبان میں  
کرو بند کھاؤ کھلاؤ طعام  
لگا مشعلے مست ہوائی بنو  
رہو روزے رمضان میں عید ہے  
نہ ہوں سیویان شیر و خرما اگر  
نہ شوال میں دودہ پانی ملا  
کرو جیسا ہے حکم بندہ نواز  
نہ بچے کو ڈالو بدی ہے بدی  
بجائو آداب عید النضی  
کرو مت خلاف حدیث و دلیل  
خدا اگر نہ دیوے تمھاری مراد  
یہی تم کو تاکید متناق ہے

دعا گو م کی چل کے پڑنا نہیں  
بجانے کے تسین چڑے مڑنا نہیں  
روا چیز کھانے کی مڑنا نہیں  
دیوار و پنہ ہاتھی کو جڑنا نہیں  
کبھی روزہ لگنے سے لڑنا نہیں  
سرولون سری کے سکرنا نہیں  
بگاڑا سکو تم بھی بگڑنا نہیں  
چراغان ملیدہ رگڑنا نہیں  
اوسے پاؤں بیڑی جکڑنا نہیں  
ان آداب سے گھٹنا پڑنا نہیں  
نبی سے خدا سے جھگڑنا نہیں  
نبی و ولی سے اکڑنا نہیں  
کبھی دین سے تم پھڑنا نہیں

### فائدہ صنعت لفظی سے

وہ کلمہ سے حاصل ہوئی چاربات  
دل و جان سے ہو مطیع رسول  
وہ کلمہ جو حرف اسکے بھی چارہین  
کرین کاف سے کفر کو دے دور  
مطیع محمد ہو اس میم سے

کرین رد کفر لا الہ کے سات  
ملا دینا بدعت کو در خاک وصول  
وے چار و نشے یہ چار گفتار ہیں  
پڑھیں لام سے لا الہ ضرور  
ہوا ہے سے بدعت کو کر دیجئے

### دوسرا رکن اسلام کا نماز ہے

اجی بی بیان عابدہ زابدہ  
کہ ہے دوسرا رکن اسلام کا  
ہزار و نشے دنیا میں ہین کافران

شب و روز ہو راکھہ ساجدہ  
عبادت ہوتن من کی جس سے ادا  
عبادت مقرر ہے ہر ہر کے یہاں

۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

کوئی بُت کے نزدیک رہتا کھڑے  
 کوئی غیر حق دل میں دھرتا ہے یاد  
 مگر نین نماز ان کے درمیان میں  
 نہ بجاوے کبھو کا فروگو نماز  
 کھڑے ہووین ہم صف بصف با وضو  
 سر اوین اُسے ہم مناجات سے  
 اسی سے ہمارے تئیں سر بسر  
 چنانچہ اگر کوئی لائے قیام  
 اگر کوئی زن آپ لائی رکوع  
 اگر کوئی زن آپ لائی سجود  
 اگر کوئی زن آپ لائی قعود  
 اسی کو خلا یق او پر راج ہے  
 نہیں تو وہ ہووے جہان سے بتر  
 کہ ہے وہ رکوع اندر ای بے نماز  
 نماز ایک جمع ہے طاعات کا  
 اگر کوئی ارادہ کرے بانیاز  
 رہے صدق سے جب خدا کی طرف  
 نہ کھاوے نہ پیوے جب اندر نماز  
 ادب سے کھڑے جب ہو قبلہ طرف  
 نمازوں کے خاطر جو کھاوے غذا  
 وہ خرچ اسکا جانو ہے مثل زکوٰۃ  
 اٹھاوے جو ایذا نمازوں بدل  
 گویا اسنے کی راہ حق میں جہاد

کوئی بیٹھے کوئی تو او نہ چاہے پڑے  
 فقط منہ سے کوئی اپنے کرتا ہے یاد  
 یہی فرق کا فرسلمان میں  
 ہمیں ہیں نمازوں بدل سر فراز  
 رکوع اور سجدے کر اللہ کو  
 مشرف ہوں اونکی ملاقات سے  
 بزرگی ملی ساری مخلوق پر  
 درخت و عمارت کا پائے قیام  
 پرندوں چرند و نکا پائی رکوع  
 تو کیڑوں کموڑوں کا پائی سجود  
 زمین و پہاڑوں کا پائی قعود  
 کہ یک روز میں پانچ معراج ہے  
 سوراُس سے ہے خوبتر درخبر  
 تو پھر کیوں ہوئی آپ ہو بے نماز  
 وسیلہ ہے ساری عبادات کا  
 خدا واسطے میں پڑھوں اب نماز  
 شہادت کا کلمہ کی پاوے شرف  
 اجر سے وہ روزے کے ہو سر فراز  
 خدا او سکود یوے گاج کا شرف  
 بھی اس واسطے کپڑے پہنے سدا  
 خدا او سکونیکسی سے دیوی برات  
 کرے ذات سے اپنی جنگ مبدل  
 خدا نعمتیں او سکود یوے زیاد

اجی بی بیان اب پڑھو تم نماز  
 جوہن بی بیان آپ تیسر مند  
 ہے اُنکے اوپر فرض چھوڑ گواۃ  
 غریب و غنی جب مسافر رہیں  
 یاروزون سے بیماری ہو بیشتر  
 مگر یہ نماز ایک ایسی ہے چیز  
 غریبی رہے یا رہے مال و دھن  
 مسافر رہیں یا ہوں مریض نہیں چور  
 پٹھانی ہو یا پسیر زادی رہے  
 یا سید الی شیخانی خاتون ہو  
 کوئی ہو تبصون کے اُپر ہے نماز  
 اسی واسطے دین کی بی بیان  
 نبی کی سبھی بی بیان نیکذات  
 بھی خاتون جنت بی بی رابعہؓ  
 نمازون سے حاصل کئی ہیں مراد  
 غرض فرض عین آئی ہے یہ نماز  
 کئے دین قسائم پڑھی جو نماز  
 سُنو جب قیامت کا دن آئے گا  
 کہا حق کرو تم مستر نماز  
 خبردار مت بے نمازی رہو  
 نمازی زنون میں مقرر ہے راز  
 سولایق ہے بی بی نمازی کو تین  
 جو عورت کہ نت چھوڑ بیٹھے نماز

خبردار ہو مت کرو گم نماز  
 فراغت میں ہو مال و دھن سواند  
 کہان ہم غریبوں کو دی دو نون بات  
 یاد رزون سے بیمار وافر رہیں  
 نہیں فرض روزے تب اُنکے اُپر  
 بھون پر ہے بی بی رہے پاکیزہ  
 جوان عورتیں ہو وین یا پیرزن  
 یا پتھون کے گموت من ہوں ضرور  
 دیا پسیم وزیر زادی رہے  
 یا مغلامانی آیہ یا آتون ہو  
 موئے تک کے زندون کے سر ہونا  
 کئی ہیں نمازین سبھی بی بیان  
 سب اصحاب کی بی بیان نیکذات  
 شب و روز تھے ساجدہ راکعہ  
 نمازون سے پائے مراتب زیاد  
 ستون جانے دین کا یہ نماز  
 گرائی اُسے چھوڑ دی جو نماز  
 نمازون سے پوچھے گا پہلے خدا  
 نہ مشرک ہو چھوڑ دے کر نماز  
 بحر عذر کے بے نمازی نہ ہو  
 کہ ہر حایضہ بولے ہوں بے نماز  
 کہے حیض میں بے نمازی ہو نہیں  
 بھی ہر حیض میں کہتی ہوں بے نماز

لگا خون لیتی ہے زخمی کا حال

وہ جو مٹی ہے اُسکی وہی ہو مثال

میں

وضو غسل پر خوب عادت کرو  
طہارت سی ہو دین آدھا حصول  
طہارت سے ہوتا ہے ایمان پاک  
ملک خوش رہیں اور روحانیت  
پلیدی پلیدون کو ہے سازوار  
وضو غسل سے یا یمیم کے سات  
طہارت بغیر ہو عبادت ہوا  
مگر وسوسوں کی نہ عادت کرو  
کہاں اُسکو ہو دے طہارت کا کام  
ہوا جلی پھراری دکھاتی رہے  
طہارت کے آداب سے ہے گنوار  
نجاست سدالپ لیتی رہے  
کرے فرض ترک انکے دو تین چار  
نازوں میں جوین مقرر مدام  
بڑی حق ڈباؤ ہے خانہ خراب  
جوین التحیات کے درمیان  
ڈباوے وہ بد بخت ہر روز و رات  
کہ حضرت کی ہونیں بڑی دوستدار  
پکاتی ہے کچھ کھیر وہ بے اصل  
کچھ اوروں کو چٹوا نہورا جتائے  
محبت کے جانو جدے باب ہین

بس اے بیہیان اب طہارت کرو  
طہارت کرو جان و دل سے قبول  
بدن پاک من پاک ہو جان پاک  
خدا خوش نبی خوش طہارت کو سات  
طہارت کئے پاک لوگ اختیار  
پس اب تم طہارت سے ہو پاکذات  
عبادت نہ جائز طہارت سوا  
موافق شرع کے طہارت کرو  
جو عورت رہے بے نمازی مدام  
اگرچہ ہمیشہ وہ نہلاتی رہے  
نہ کچھ اوسکی پاکی کو ہے اعتبار  
کبھی پائخانے کے ڈھیلے نہ لے  
یمیم وضو غسل سب ایک بار  
کرے ترک فرض اور واجب تمام  
وہی بے نمازی بڑی ناصواب  
کرے نیک بندو کے حق را لگان  
خصوصاً حقوق نبی پاک ذات  
سمجھتی ہے اپنی کو پھر وہ گنوار  
اسی واسطے در ربیع الاقول  
کچھ اُس کھیر سے آپ ہی چاٹ جائی  
نہ یہ دوستاری کے آداب ہین







سبھی عمر ناحق کو برباد دی  
ہوا تیرا ہی میرے تین آسرا  
اگر تو نہ بخشے تو جاؤں کہان  
نہ طاعت سے مجھ کو کبھی یاد کی  
تو ہی فضل و رحمت سے مجھ کو بچا  
بجز حضرت م شافع دو جہان

### فائدہ نماز صنت لفظی سے

نماز اسکی ہین چار حرکت تمام  
اسی طرح سے جانو لفظ نماز  
رکوع نون سے میم سے ہو سجود  
کہ ہے شکل ہر حرف کی انکے طور  
رکوع و سجود و قعود و قیام  
حروف اسکے ہین چار لے بانیاں  
الف سے قیام اور زے سے قعود  
وے چارون سے یہ چار پاؤں بغور

### ایضاً

خدا سے جب احمد یہ اتری نساں  
قیام و رکوع و سجود و قعود  
جو احمد کو چھوڑا نماز اس سے دور  
نماز اور احمد میں ہے ایک راز  
ہین احمد کے حرفوں سے چارون نمود  
جو چھوڑا نماز اس سے احمد نفور

### تیسرا رکن اسلام کا روزہ ہے

اجی بی بیان صائمہ نیک ذات  
انھو سحر کی کچھ تیاری کرو  
یہ ہے رکن اسلام کا تیسرا  
سبارک مہینا ہے رمضان کا  
اسی ماہ میں خیر و برکات ہے  
وہ افضل مہینوں سے ہے یکہزار  
جب آئی ہے رمضان کی چاندرات  
ہشتون کے سب کھول دیوین کوڑ  
ملک ایک کرتا ہے پس یون مذا  
و اسے طالب شرموت ادا دھر  
سبارک ہو رمضان کی چاندرات  
نہ بے سحر کے بے فتاری کرو  
عبادت کو بے جسم و جان کی فزا  
اُترنا ہوا جس میں فتر آن کا  
اسی ماہ میں قدر کی رات ہے  
رہو مستکف او سکا پاؤں شمار  
جگر دیوین شیطان کے پاؤں ہاتھ  
جہنم کے بھی موج ڈالین در راڑ  
کہ اسے طالب خیر آ جلد آ  
تری جائے یہ نین تورہ دور تر

حج  
قیام  
رکوع

سجود  
قیام

ملین بعضی نیکی کو دس نیکیاں  
وہ روزے کی ہین نیکیاں بحساب  
أَنَا أَجْزِي فَرْسَ مَا دِيَا هِيَ خُدا  
فضیلت ہے روزے کی جانو بھلی  
بھی فرمائے ہین یون رسول خدا  
جو ہے روزہ دار کو گنہگار کی پاس  
اجی بی بیان اب کرو خوب غور  
عوامون کا روزہ دویم خاص کا  
عوامون کا روزہ وہی ہے ضرور  
وے خاصو نکاروزہ سونو خاص ہے  
وے کھاتے نہیں دن بھر آب و طعام  
وہی خاص اور اپنے اعضا ضرور  
زبان سے بُرا کچھ نہ کہتے کبھی  
نہ جھوٹھ اور نہ یہودہ کرتے کلام  
نہ ہرگز بجاتے بدی کی طرف  
اسی طرح سے ہاتھ پاؤں تمام  
جو روزہ رکھیں آپ خاص انخاص  
نہ کھاتے نہ پیتے وطی بھی نہیں  
کرین ماسوی اللہ کو دسے دور  
اگر ماسوی اللہ کا آتا خیال  
بہر طور تم تیسرا روزے رہو

ملین بعض کو سات شوبے گمان  
سنو جو خدانے کیا ہے خطاب  
جز ایسے روزے کا میں دیوں گا  
خدانے کہا آپ الصوم لی ۴  
مرا جان و دل ہووے اپر خدا  
وہ ہی مشک سے خوشتر حق کے پاس  
حقیقت میں روزیکے ہین تین طور  
خواصون کے خاصون کا ہے تیسرا  
وطی کھانے پینے سے رہنا ہے دور  
کہ روزہ انھون کا پُر اخلاص ہے  
وطی سے بچے رہتے وے نیک نام  
بچار کھتے بدحرکتوان سے ضرور  
نہ کانوں سے غیبت کو سنتے ذری  
زبان ذکر میں رکھتے وے نیک نام  
نظر پھیر رکھتے ہین اپنی طرف  
بجاتے نہ کرتے بُرا کوئی کام  
بلند مرتبے کا وہ ہے روزہ خاص  
بجاتے حواس اپنے وہ پاک دین  
خدا ہی پر اپنے کو سو نہیں ضرور  
تو روزہ ہوا جانتے پائے مال  
پہر چار کی رنج و محنت سہو

برس بھر تو کھائے پئے ذوق سے  
رہو تیسرا روزے بس اب شوق سے

## فائدہ روزہ صنعت لفظی سے

اول دصومیے کھانے پینے سے ہاتھ نہ اعضوں سے کوئی کام کرنا بُرا ہے چارونے روزین آوی قصو جدا ایک سے ایک کہتے پکار کہ ہم دورین چارون بایک دگر پھر چار ہو چار چیزوں سے دور روارونی گھاتی نہیں ہاتھ دصو کرو وقت روزیکے مت و اہیات نہ زوج اور زوجہ ملین زینہار ہے اللہ بس اور باقی ہو بس

فقط روزہ ہے چار چیز کے ساتھ رہیں عورت و مرد دونوں جدا ہواؤ ہو بس دل سے کرنا ہی دور اسی طرح روزے کے ہیں حرف چار کہ اے روزہ دار و کرو ملک نظر اسی طرح سے تم بھی اے باشعور کہے رہے کہ رمضان ہی روزہ رہو کہے واقف ہولے نیکذات کہے حرف زسے کا کہ اے روزہ دار کہے ہے کہ ہٹو ہٹو کرو دل سے بس

## چوتھا رکن اسلام کالج ہے

چلی آؤ جج کو حجابی بنو عبادات ہر قسم جس سے ادا ہے اُنکے اُپر فرض جج ایک بار رہے ساتھ مخرم کوئی من دست کرین قصد پس حق کی درگاہ کا کیا حکم کعبہ کے طواف کا مصیبت سفر کی اوٹھا و ضرور غلام اور باندی سبھی مال و من چلو خرچ کرتے خدا نام پر نکتے کو گئے ٹوٹے سات سال

اجی بی بیان حال جج کا سنو وہ ہے چاروان رکن اسلام کا جو ہیں بی بیان مومنہ مال دار بشرطیکہ ہوں عاقلہ تندست سواری رہے خسر قح ہو راہ کا تمہیں آزمانے کے خاطر خدا کرو عیش و آرام اپنے سے دور چلو چھوڑ گھر دار اپنا وطن جو کچھ پاس رکھتے ہو تم مال و زر بی بی رابعہ پر کرو تم خیال

سوتنم بھی مشقت اٹھاتے ہوئے  
عبادات میں یہ عبادت عجب  
حق غیر تو بہ سے بخشے نہ جائے  
ہو کلمہ کا پڑھنا ذریعہ ادا  
عبادت ہے روزے کی یروز کی  
کئی روز کئی رات کئی ماہ و سال  
مہینوں کی برسوں کی طاعات ہے  
اسی حج کی خاطر سے وہ کبریا  
بہر حال تم اب کے کو چلو  
روانہ ہو جدے سے کے طرف  
کر و پہلے طواف کعبے کا جا  
بجالاتا پھر حج کے آداب کل

کے کو چلو پوچھتے پوچھتے  
کہ مشکل بھی حل ہو وی خبکے سبب  
مگر حج کی برکت سے بخش میں آئے  
ایک آدمی ٹھہری میں نمازین ادا  
مگر حج کی طاعت بڑے سوز کی  
گذرنے سے حج ہو وی حاصل کمال  
زروحیم و جان کی عبادات ہے  
جانی بیان کو ہے رتبہ دیا  
یللم میں احرام کو باندھ لو  
پڑھو دل سے بٹیک اے باشراف  
دیو بال سر کے برائے خدا  
بجالاتے جس طرح ختم رسل

### فائدہ حج صنعت لفظی سے

رہو آ کے حاضر حرم میں شتاب  
پڑھو جی سے بٹیک ہر بات میں  
جو ہے ایک ہے جیم دوہین یقین  
چلو جیم سے جبل عرفات کو  
دیو پڑھکے بٹیک ہو کا میاب  
دیکھو پہلے کعبے کا نقشہ یہاں

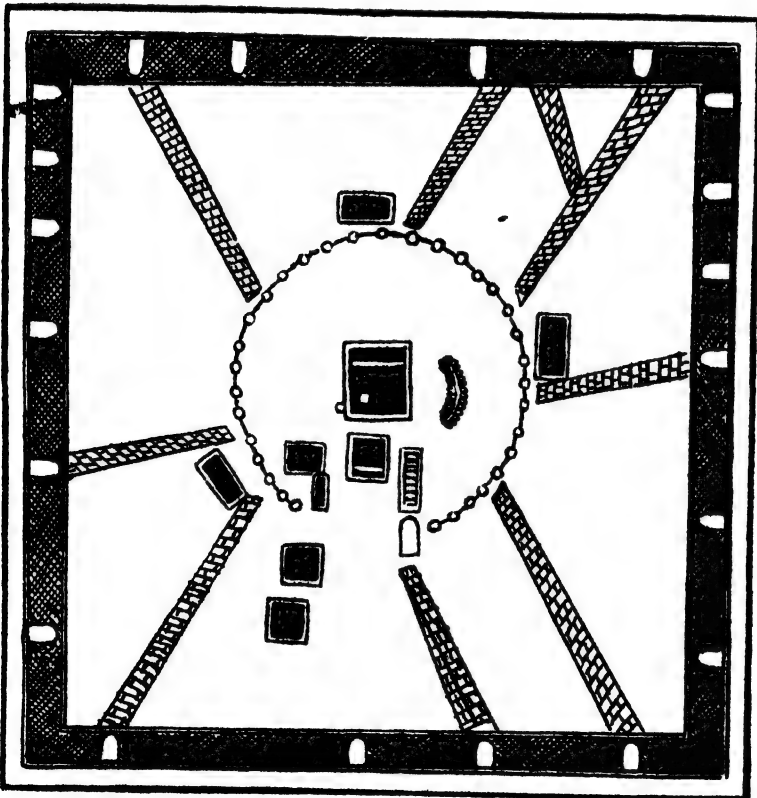
سنو حج سے حاصل ہی ہی خطاب  
کھڑے ہو کے پھر جبل عرفات میں  
اسی طرح سے حج کے ہیں حرف تین  
پس اس سے حاضر حرم میں رہو  
دو جے جیم سے جی سچی ہاں جواب  
اجی بی بیان حج کی ہوشو قیان

نچا دیکھو منہ سے یک آگمہ سے  
پڑا نقشہ تک کو کھڑا ہو دے

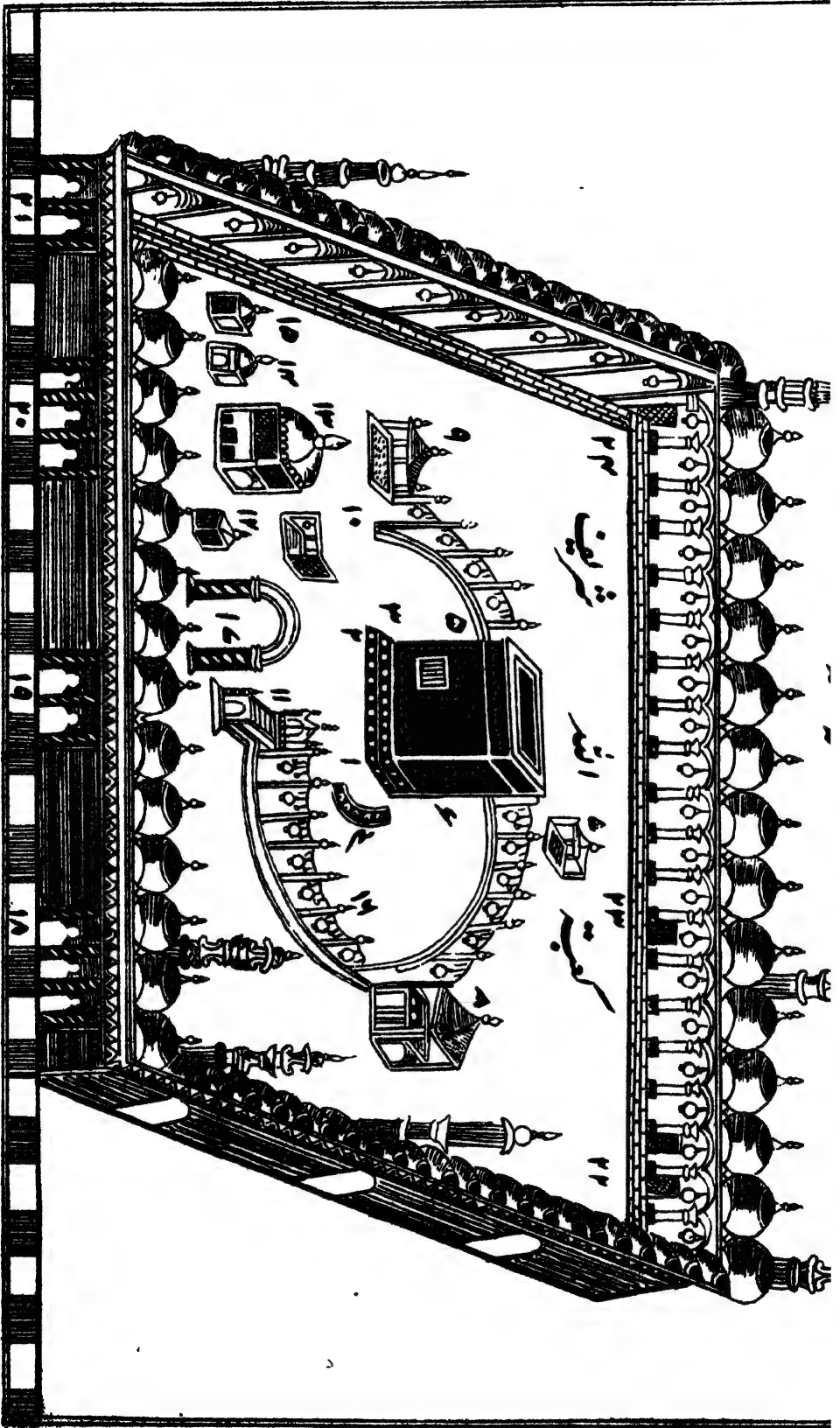
اکتبہ ۲ دروازہ ۳ جراسودم حلیم ۵ سنہری پٹی ۶ پرنا ۷ حنفی

مُصَلًّا ۸ مالکی مُصَلًّا ۹ حنبلی مُصَلًّا ۱۰ شافعی مُصَلًّا ۱۱ منبر ۱۲ سیڑھی ۱۳ قبۃ  
چاہ زمرم ۱۴ قبۃ کتب و بیت المال ۱۵ قبۃ قنادیل ۱۶ کھنبے پچرس کے  
ہر ہر کے درمیان قنادیل لٹکے ہیں باقی حصار و مینار ہیں ۱۷ باب السلام  
قدیم ۱۸ باب السلام جدید ۱۹ باب النبی صلی اللہ علیہ آلہ و صحبہ وسلم ۲۰ باب العباس  
باب علی ۲۱ باب العمرہ ۲۲ باب ابراہیم خیاط ۲۳ باب الوداع

بِنَاءِ کَعْبَةِ اللّٰهِ وَنَقْشَهُ زَیِّنَ







مدینے میں ہے پر ضیا با صفا  
خمیدہ فلک جسکا ہے سائبان  
ہے ہر ایک دہنے کو جس سے شرف  
بند و بست ہے خوب آراستہ  
دیوار او سکی باہر کی ہے جالدار  
کمان در کمان در کمان در کمان  
ملک اور جن و بشر بے شمار  
چلے آتے ہیں دور سے جوق جوق  
پڑھیں شوق دل سے نبی پر سلام  
نہ کرتے وہاں کوئی سجدہ رگوع  
نبی کی زیارت کی ارمان سے  
زیارت کی ترغیب دلوائے ہیں  
گویا وہ میرے تین حیاتی میں پائے  
زیارت کرے جو بصدق و صفا  
شفیع او سکا مجھ کو بناوے خدا

اجی بی بیان مسجد مصطفیٰ  
عجب عالی شان ہی وہ جنت نشان  
وہ مسجد میں روضہ ہے بائیں طرف  
نہ دروازہ او سکونہ ہے راستہ  
دوہیری مکمل ہیں اسکی دیوار  
دور سے اسکی مسجد کی ہے ہر کمان  
وہاں سیکڑوں اور لاکھوں ہزار  
نبی کی زیارت کا رکھ دین شوق  
کھڑے ہو گئے آباؤ اب لا کلام  
بجلاوین آداب گل باخشوع  
چلو تم بھی اے پیماں جان سے  
رسول خدا آپ فرمائے ہیں  
جو کوئی بعد میرے زیارت کو آئے  
بھی فرمائے یوں حضرت مصطفیٰ  
خدا پاس حق او سکا ثابت ہوا

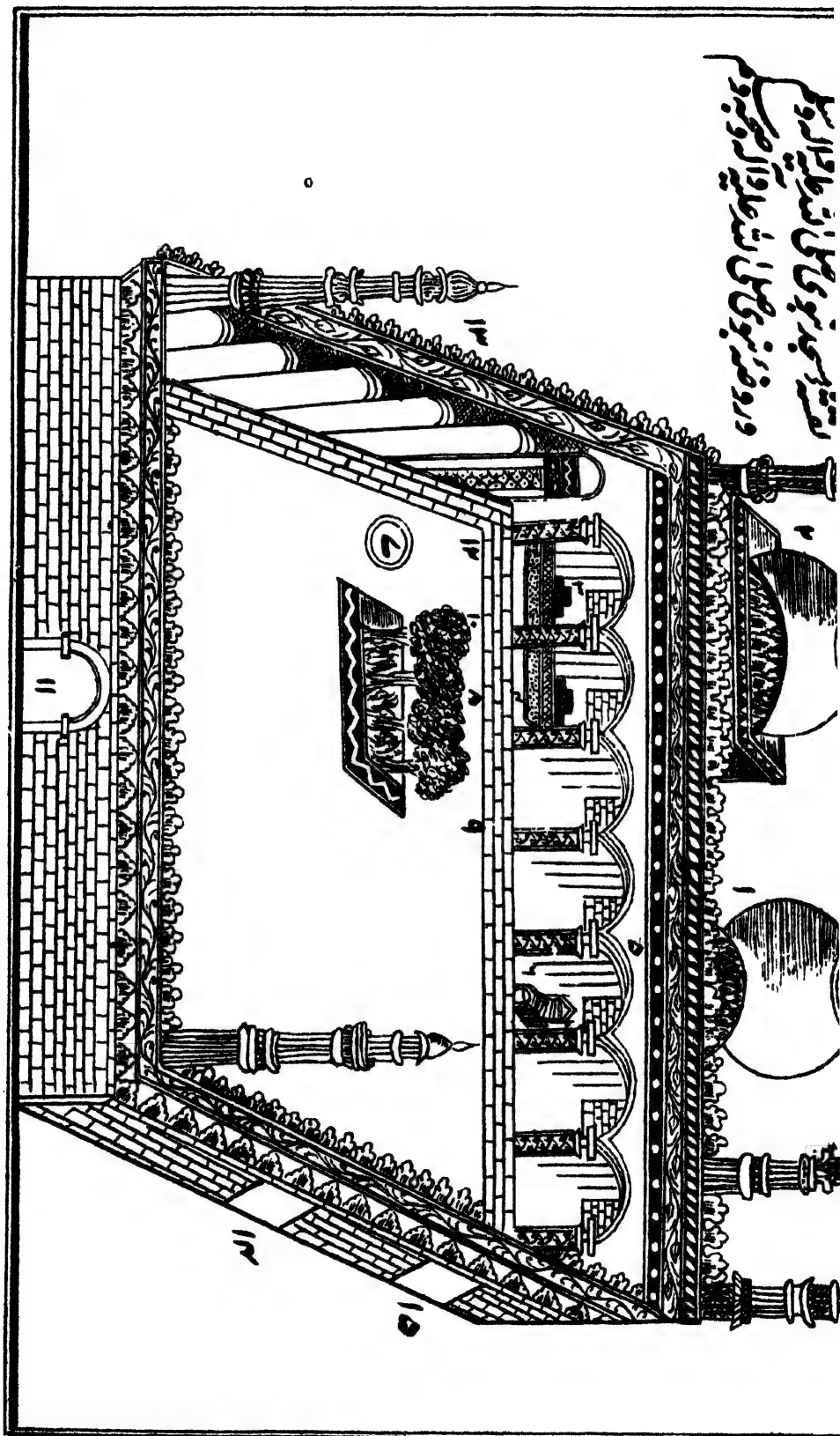
غرض اب چلو تم زیارت بدل  
نمونہ یہاں او سکا دیکھو اول

مسجد نبوی ۱	روضہ نبوی ۱	تربت فاطمہ ۱	صفہ ۱
مراب عثمان ۲	مسجد ۲	کنواں ۲	الی کا جھار ۲
خرے کا جھار ۳	بیر کا جھار ۳	نیا دروازہ ۳	باب النساء ۳
اس مقام باب جبریل ہے			
باب الرحمہ ۴			
باب السلام ۵			

در باب زیارت

لقد تمجدت نبوی صلی الله علیه و آله وسلم  
و روضه نبوی صلی الله علیه و آله وسلم

۵



## پانچواں رکن اسلام کا زکوٰۃ ہے

اجی بی بیان ہو سنی نیکذات  
یہ ہے رکن اسلام کا پانچواں  
محبت خدا کی ہے سب کو ضرور  
اسی واسطے آزمائے خدا  
محبت میں سچے جو تھے خاص و عام  
برائے خدا مال کا دو زکوٰۃ  
ہے اس سے عبادات مال اور جان  
سو ہر کوئی محبت میں کرتا غرور  
زکوٰۃ اپنے مالوں کی دیکھا  
یہی تین طبقے ہیں انکے تمام

### طبقہ اول

خدا کے جو بندے بڑے خاص ہیں  
خدا نام پر دے لٹاتے ہیں مال  
تھی اون کو محبت خدا سے کمال  
خواص وہ ہیں سارے پر اخلاص ہیں  
ابو بکرؓ جیسے تھے اللہ کے لال  
سو یک دم دئے مال پورا نکال

### طبقہ دوم

بعض نیک جنہ بھی ہیں نیک مرد  
اگرچہ تو نیک ہیں صاحب نصیب  
نہ مال اپنا یک دم لٹائے مگر  
نہ کرتے زکوٰۃ کے مقدار بس  
غریبوں فقیروں کو مثل عیال  
زنون اور مردوں میں اوتار فرد  
غریبوں کے مانند رہتے غریب  
دیوین وقفہ کر کے غریبوں کو زور  
زیادہ خرچنے پر اون کو ہوس  
شفقت سے دے پالتے ماہ و سال

### طبقہ سوم

کمرے لوگ بعض جو ہیں نیکذات  
زیادہ خرچ کرنے سکتے نہیں  
یہ ادنیٰ محبت ہے اسے بی بیان  
بسبب مال جب تم نہ دینے سکو  
بھلا دونہ دو بہت اسے بی بیو  
گرا تنہا بھی تم سے نہ ہووے ادا  
خوشی سے فقط جلد دیتے زکوٰۃ  
فقیر و نہ احسان رکھتے نہیں  
ہو تم کس طرح خوب سوچو بیان  
یا ادھا یا پاؤ یا ادھا و دو  
برائے خدا جتنا دینا ہو دو  
محبت تمہاری ہے با دو ہوا

<p>بخیلی تمھارے پہ ہووے ختم          زکوٰۃ تو مجھے دینے سے دل سے ضرور          زکوٰۃ تو ن سے ہو شکر نعمت ادا          نہ غربا کے مانند ہو خالی ہاتھ          وگرنہ وہی ماں اڑ رہا ہے          خدا پاس دینا پڑے گا حساب          وہ صاحب کا تم پاس امانت ہو مال          مست اس مال و زر کی کرو آرزو          تم اس زرد رو کا کرو رو سیاہ</p>	<p>نہ مارو محبت میں تم جھوٹھ دم          کثافت بخیلی کی ہو جاوے دور          جو تم کو خدا نے تو انگر کیا          غرض کیجئے تم ادا ئے زکوٰۃ          پیٹ جائے گا کل تمھارے گلے          ابھی اپنا کرو حساب و کتاب          تم اس مال پر مت کرو آنکھ لال          وہ ہے زرد زو تم کرو زرد رو          خدا پاس ہو سرخ زو سال ماہ</p>
--	--

### فائدہ زکوٰۃ صنعت لفظی سے

<p>سنو بولتا ہے وہ لفظ زکوٰۃ          یا گل مال دو کاف سے ایک دم          یا دو واؤ سے وقفہ کر کے مال          یا تعدا کرنے سے دو مال و زر</p>	<p>کہ اے اہل زرد دیوڑے سے زکوٰۃ          رہو پہلے طبقے میں ثابت قدم          دوم طبقہ والوں کا پاؤ کمال          سویم طبقہ والوں کا پاؤ جبر</p>
--	---

### تنبیہ

<p>اجی بی بیان گوشہ پردہ کرو          سدا چادر عصمت کی اوڑھے رہو          وہ بد نظری کنٹنی کو کر مار مار          کرو بے حیائی کا بد نام نام          بند وڑی جو بے عزتی ہے چمنال          ہو بے شرمی بازئی کا خانہ خراب          کرو بے حجابی کا تم عیب فاش</p>	<p>نظر پھیر لو پاک ہر وہ کرو          حیلے پرت اپنی جوڑے رہو          لیوناک چوٹی تم اوسکی اُتار          بے ایمان ہے مت رکھو اس سو کام          سنڈا سر اڑا خاک دیو کمال          کبھی مت رکھو اسکا تم آب و تاب          بدی پاک دامن کی اسکو تلاش</p>
--	---

طفیل اُنکے ہو خیر پر خاتمہ  
سوفرمائے خیر النساء پاکذات  
بگانون کو خود آپ بھی ناجمہائے  
کر واس نصیحت پر قربان جان  
کیا حکم عورات کی شان میں

رسول خدا پوچھے اے فاطمہ  
بھلی حق میں عورت کے ہی کون بات  
وہ اپنے کو غیر و نسے بالکل چھپائے  
اگر فاطمہ کی ہو تم باندیان  
سنو پھر جو صاحب نے قرآن میں

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَعْصُرْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ

تو کہہ مومنہ عورتوں کو سبھی  
بھی اپنی بچائی رہیں شرنگاہ  
نہ دیکھیں بگانون کے تین ہی فساد  
ہوں عورت سراپا چھپائی ہوئی

کہا حق نے قرآن میں اے نبی  
کہ وہ نکدے دیکھیں پیچھے اپنی نگاہ  
نگہ پیچھے کرنے سے ہے یہ مراد  
بچانا شرگاہ سے حاصل ہی

وَلَا يَبْدِيْنَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

مگر جو کھلی چیز ہو اُس سے بھار  
روایاؤں کا پنجہ ہونا عیان

نہ دکھلاوے اور آپ اپنا سنگار  
کچھ ایک منہ سے اور ہاتھ کی انگلیاں

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يَبْدِيْنَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

نہ زینت کو دکھلائیں اور اپنی  
سنگار اپنا بتلاوین اور آپ کو

گریبان پہ اوڑھے رہیں اور سنی  
مگر اپنے خاوند کے روبرو

أَوَابَائِهِنَّ أَوْ آبَاءَ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءَهُنَّ أَوْ أَبْنَاءَ بُعُولَتِهِنَّ

أَوْ إِخْوَانَهُنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ أَخَوَاتَهُنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْأَرْبَةِ مِنَ  
الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ  
وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا  
إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِنَّهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

پسر اپنے اور اپنے خاوند کے  
یا آگے شکی نیک عورات کے  
جو بن خواب و غور جانتے کچھ نہیں  
زنون کے نہ بھید انکو معلوم ہیں  
کہ معلوم ہو جس سے اپنا سنگار  
اے ایمانیو ہے بھلائی کی آس  
وہ گوشہ کا ساتھ اپنے توشہ کرو  
نہیں تو بُرائی کا نام آئے گا

پدر اور سرسریکے بھی سامنے  
برادر بھتیجے ہو یا بھانجے  
بھی آگے کینزوں کے یا تابعین  
بھی لڑکونکے آگے جو معصوم ہیں  
زمین پر دھمک یوں نذین پاؤں مار  
کرو تو ہر سب تل کے اندھ پاس  
پس اے بی بیان فکر گوشہ کرو  
وہی دین و دنیا میں کام آئے گا

تفسیر

تھے بیٹھے ہوئے یکے ازواج سات  
یک اندھے صحابی چل آئے وہاں  
پس اُم مکتوم کے لا کلام  
تم اب ساری پردے میں ہو جائیے  
وہ اندھا ہمیں کس طرح دیکھتا  
وہ اندھا ہے لیکن تم اندھے نہیں

روایت ہے یکدن نبی پاکذات  
وہ ازواج ہیں مادرِ مؤمنان  
لقب او کا مکتوم عبد اللہ نام  
رسول خدا بی بیوں سے کہے  
کہ اُم سلمہ نے اے حضرت  
سوفرمائے بی بی کے تین شاہ دین



تصدق میں حضرت کے آداب پر  
تھے حضرت کے بچے صحابہ سبھی  
اب اس دُور میں دیکھئے غور سے  
اگرچہ رہے دوست اپنا سگا  
رہو گوشے پر دے میں کو لو قبول  
خصوص اس زمانے میں اُنیکذات  
اگرچہ کریں دے بہت آنے  
اگرچہ کچھین مثل موسیٰ عصا  
انگوٹھی سلیمان کی لیکے ہاتھ  
پہن گرتی آوین قرآن کی  
کہو کیا خدا تم کو بولا کہین  
نبی یا کہین تم کو فرمائے  
خصیضہ تھا بلکہ نبی پاک کا  
جوان بوڑھیاں ملے حضرت کو پاس  
کسی وقت حضرت نبی پاکذات  
پھر آن مرشد و نکو کہان ہو حلال  
کہا غیر محرم کو چھپنا روا  
کہان انگو جائز ہے عورت سے  
کہان انگو جائز ہے ہر روز رات  
اجی بی بیان اونکی مانو نہ بات  
وے مائی بلون کو نہ سجدہ کرو

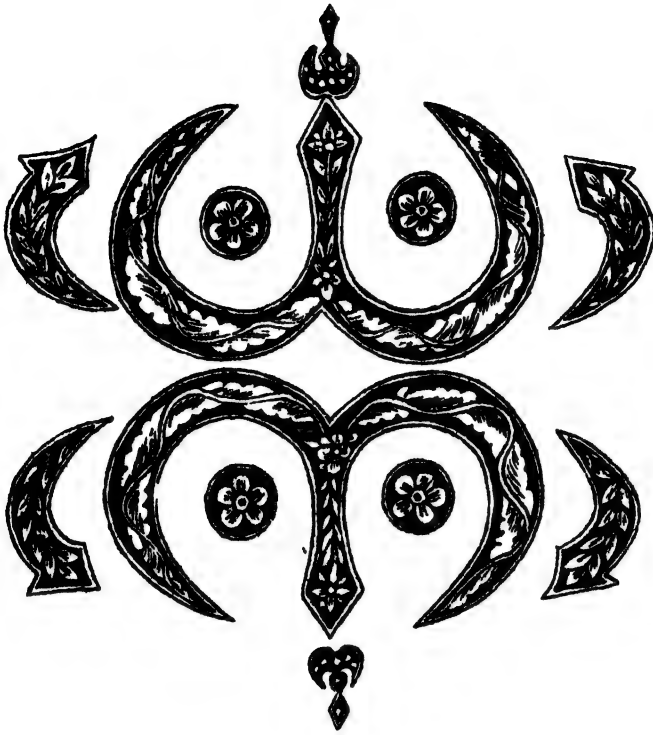
کہ کس تربیت پر تھی اونکی نظر  
کئے باوجود اسکے گوشہ نبی  
کہ کس کس سے گوشہ ہو کس طور سے  
مسلمان بہت متقی پارسا  
کئے حکم جیسا خدا اور رسول  
کر و گوشہ اپنے کو پیرونکے سات  
نہ نکلو کبھی اون کے قدم سامنے  
گھرانے میں عالی بڑے پارسا  
کرین مثل عیسیٰ فصاحت کی بات  
نہ باور کرو اون کی اثا کبھی  
کہ پیرون سے عورت کو گوشہ نہیں  
کہ پیرون سے گوشہ نہ کوئی کیجئے  
کہ عورات سے اونکو گوشہ نہ تھا  
چل آتی تھیں رکھ کر مری کی آس  
نہ کسکائے ہاتھ میں اپنے ہاتھ  
کہ بیگانیوں پر کرین آنکھ لال  
کہان ہاتھ میں ہاتھ لینا بھلا  
کرین مسخری کھیل اور بات سے  
کہ آنسے کرین بیٹھ خلوت میں بات  
وے بد نظر سے آخر کو کرین گھات  
قدم پر نہ سجدے بدل سر و سرو

خاتون

نہ

اجی بی بیان بندگی کیجئے

خدا ہی کے سجدے میں سر نہ کیجئے



سوں نقشہ ہے چہرے پہ اللہ کا  
مگر جانو مت اوست کو اللہ کر  
خدا اسکا یہی بندہ درگاہ ہے  
نہ پیرون کے قدموں پہ تل و بجے  
نہ سجدہ کرو سپر کو مان کر  
نہین سجدہ جائز نبی نے کئے  
کرو مت ہے نقصان ایمان کو  
پھر انسان کو سجدہ ہے کا ہے کو  
نہ آب و ہوا ہے نہ آتش نہ خاک

یہ انسان بندہ ہے درگاہ کا  
اگر چہ ہے نقش اُسکے چہرے پر  
اس اُلٹے کا خدا اسم اللہ ہے  
پس اس نقش اعظم کو اللہ کے  
تم اس اسم اللہ کو جان کر  
نمازِ جنازے میں اس ہی لئے  
پس اسے بی بیان سجدہ انسا کو  
وہ انسان ہے تم بھی انسان ہو  
وہ سجدے کے لائق ہے اللہ پاک

## فائدہ

کہوں جسے دل میں کرو خوب غور  
سمجھتے خدا ہے یہی بے نظیر  
کہیں دیکھ لو اب یہی ہے خدا  
کہ جو ہے تعین خدا وہ نہیں  
بہت بھی خدا اور کم بھی خدا  
خدا بے تعین ہے یک ذات ہے

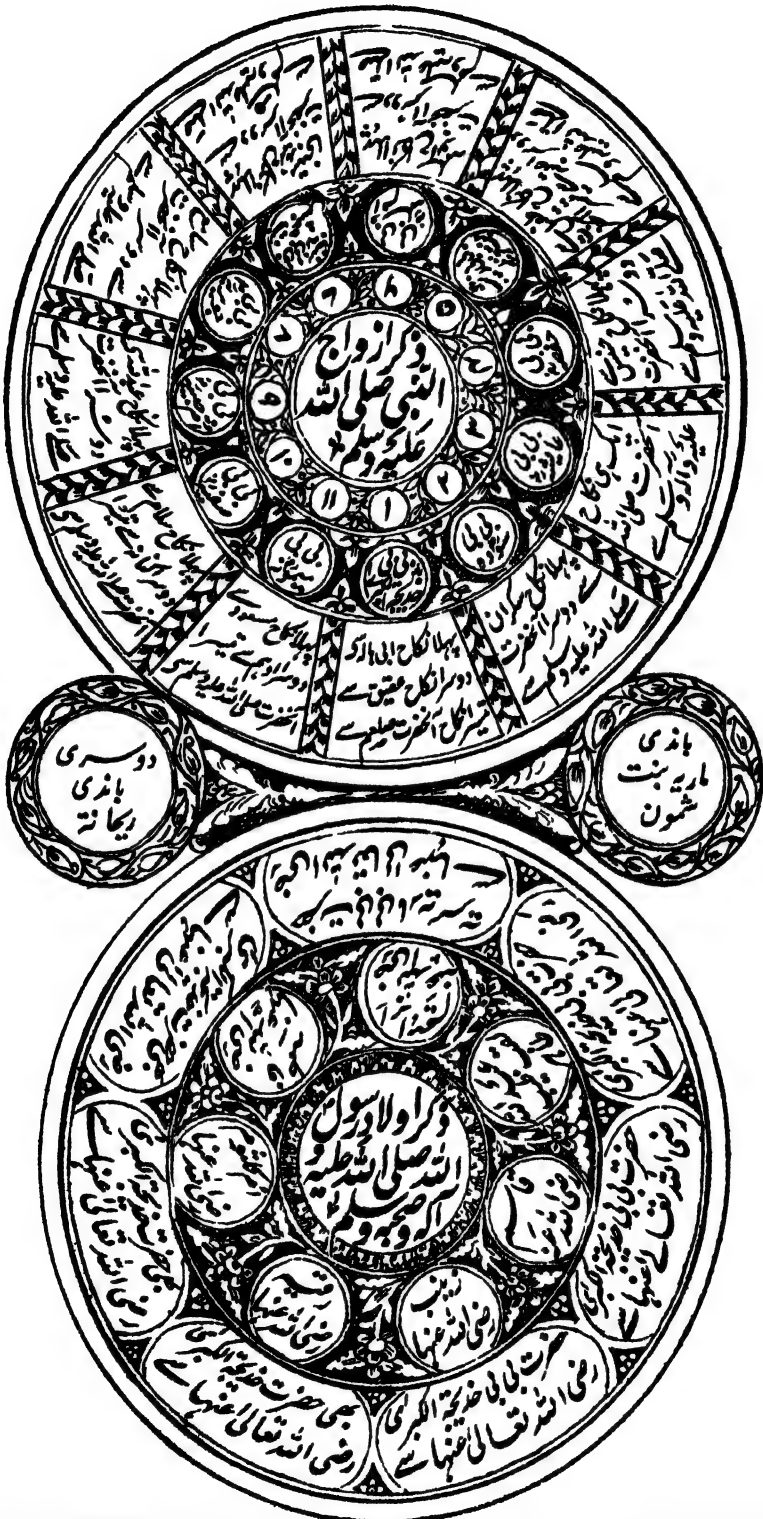
سنو فائدے کی ہے یک بات اور  
کہ اس نقش کو دیکھ کر بعضے پر  
اسی واسطے منہ پہ ہاتھ ان پھرا  
خبردار اسکو کرو مت یقین  
اگر وہ خدا ہے تو ہم بھی خدا  
معاذ اللہ یہ تو بُری بات ہے

## تنبیہ

نہ میرے پہ تم آگ باگن بنو  
ہو وے جس سے میری تھاری نجات  
وہ سنت نبی کی ہے اس میں صلاح  
سنو جو کچھ اس کام میں خیر ہے  
رہے چن وعشرت میں شام و صبح  
ترقی ہے اولاد کی اور عیش  
بھی شیطان کے وسوسے بچے  
بھی کچھ اوسکی عصمت میں کھر کاہنیں  
ادھر چین جنت میں انعام ہے  
وہی عیب اوسکو لگے غیب سے  
خدا غیب سے عیب روزی کرائے  
مگر طعنہ زن بھی نہ ہو ہے صلاح

اجی بیوہ بی بی سہا گن بنو  
کہوں میں تھاری بھلائی کی بات  
اگر ہو وے خواہش تو کیجئے نکاح  
نجانو تم اپنے سے وہ غیر ہے  
جو عورت کئی اپنا ثانی نکاح  
اول مرد بیگانہ ہوتا ہے خویش  
زنا سے طعن سے ہنسونسے بچے  
جہنم کی آتش کا دھڑکا نہیں  
ادھر عیش ہو اور آرام ہے  
کہے کوئی کچھ اُسکے تین عیب سے  
کھکتی پئے کا جو کوئی عیب لائے  
اگر دل نہ چاہے کرو مت نکاح

نبی کی جو بین بی بیان بی بیان  
ہوئے ہیں نکاح اُنکے دیکھو یہاں





وہ بد بخت ہے اُسکا ایمان جائے  
کہیں اُنکے مانند عفت نہیں  
وہی حکم جانو حیا شرم ہے  
اُسی میں ہے عفت نجابت تمام  
بے ایمانی بے شرمی بے عزتی

خبردار کوئی عیب اُنکو لگائے  
جہان میں کسے ویسی عزت نہیں  
خدا کا نبیؐ کا جو کچھ حکم ہے  
اُسی میں ہے عصمت شرافت تمام  
سوا اُسکے جو کچھ ہے بے غیرتی

تنبیہ

پرت سے رہو روز و شب ہلے  
اُسی سے تمہارے ہی چہرہ پہ بھاگ  
اُسی سے قیامت میں تم سر بلند  
اُسی سے یہ جہان تمہارے کھلے

اجی بی بیان اپنے خاوند سے  
ہے اُسکے سبب یہ تمہارا سہاگ  
اُسی سے ہے دنیا میں تمکو اُشد  
اُسی کے سبب تمکو دولت ملے

وہ مالک تمہارے ہوا تخت کا  
بس سپر فدا ہودل و جان سے  
سنو جو کہے گا بھلائی کی بات  
سنوارو سنگار و پہن اوڑھ کر  
رہو اور سونڈے سلونے سدا  
نہ آواز تم اُس سے اونچی کرو  
بچھونا رکھو اوسکا آراستہ  
نگہبانی چیزوں کی پوری کرو  
اگر آوے باہر سے تعظیم دو  
بھلاؤ پلاؤ بڑی چین سے  
اگر چاہو تم جائے ہو خلد پاس  
ہمیشہ رکھو چین و آرام سے  
وہ حاکم تمہارا ہو محکوم تم  
مگر جب خلاف شرع ہووے کام  
قیامت میں عورت سوز و الجھال  
کہ تم اپنے مردوں کے حق کو ادا  
اگر مرد کے تن کے کپڑے سے لہو  
گر عورت زبان سے کرے پاک تو  
اگر مرد کے واسطے کوئی زن  
معاذ سری چچی کا قلیہ بنا  
اگر مرد اسپر بھی راضی نہ ہو  
رہیگی یہود و نصاریٰ کے سات  
ہووے غصہ عورت پہ خاوند جب

بھی ساتی سنگاتی بنا بخت کا  
بجلاؤ فرمان ارمان سے  
ادب سے رہو اسکے تم سات سات  
حیا سے رکھو نیچے اپنی نظر  
تبسم سے ہنس نہ رکھو چاند سا  
خوشی اوسکی ہر وقت سوچنی کرو  
سب اسباب ہر جائے پیراستہ  
نہ ہرگز تم اسپین قصورتی کرو  
کہو السلام علیک آگے ہو  
رہو منتظر اوسکے فرمان کے  
خوشی ساتھ بر لاؤ اُس دلی اس  
حفاظت کرو اُسکو گل کام سے  
چلو اوسکے حکم و اوپر کلمہ ہم  
ذہبیت اُسکی کرو ہے حرام  
نماز و نئے پیچھے کرے گا سوال  
کئے یا نہیں کر کے پوچھے ذرا  
بہتے پیپ دُسی طرف سے کھو  
نہ کچھ مرد کے حق سے اُترائی ہو  
کرے ایک چچی کو اپنی تن  
رکھے اپنے شوہر کے آگے بجا  
وہ عورت قیامت میں اونیک خو  
اجی بی بیان ہے یہ عبرت کی بات  
خدا بھی اُس عورت پہ ہودی غضب

تو اس زن سے ہووے خداوند خوش  
 کہ شاہد رہو اسے فرشتہ تو ذرا  
 کئی ایسی یک دل دکھانے کی بات  
 یقین اُس سے بیزار نہیں بھی ہوا  
 نہ رحمت سے ہرگز کروں گا نظر  
 رکھو اپنے شوہر کو خوش ہر زمان

اگر ہووے عورت سے خداوند خوش  
 ملائک سے فرما دیا یوں خدا  
 اگر کوئی زن اپنے شوہر کے سات  
 کہ جس بات سے مرد ہووے خفا  
 قیامت کے دن میں اُس عورت اُپر  
 بہر حال تم سب اچھی بی بیان

## فصل

وہ دستا نہیں اُسکو پہچان لو  
 نہ آوے نظر پر حقیقت میں ہے  
 کہ ہے روح کیا چیز اسے باکمال  
 قُلِ التَّوْحُّدُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي سُنَّائے  
 یہی ہے حقیقت فقط روح کی  
 شہادت ہے یک امر جانودگر  
 جماد و نبات اور حیوان سب  
 شہادت ہے نام اسکا ایسی بیان  
 دل و روح و نفس عالم امر ہے  
 وہ بندہ خدا کا بڑا نیک نام  
 سب اجسام وار و لوح اسکی سپاہ  
 بحکم خدا بادشاہی کرے  
 حیوان اور صفتیں ہیں اسکی سپاہ  
 ہیں اُس بادشہ کے رعیت غلام  
 غضب غصہ کو تو ال بازار ہے  
 باہر خدا تن میں موجود ہے

اچھی بی بیان جان کو جان لو  
 وہ ہے عالم امر سے ایک شے  
 نبی سے کئے لوگ اگر سوال  
 خدا پاس سے حکم جبریل لائے  
 سو فرمائے سب کو حضرت نبی  
 ہیں اقسام بندوں کے دو طور پر  
 جو چیزیں کہ دستی ہیں ہر روز و شب  
 ستارے بھی اور سات آسمان  
 جو دستی نہیں وہ ہے باریک شے  
 مگر سب میں اعلیٰ ہے روحی مقام  
 خدا سارے عالم کا ہے بادشاہ  
 کل اجسام میں روح اسطرح سے  
 وہ ہے جسم کے شہر میں بادشاہ  
 سبھی قوتان تن کے اعضا تمام  
 وزیر عقل شہوت عملدار ہے  
 اسطرح سے جانو ہر ایک شے



یہ چھوٹا بدن گرچہ بے مختصر  
 تنم اس جسم کو جانو مثل زمین  
 سیطرہ تن کے بھی اندام سات  
 زمین میں ہووے زلزلہ گاہ گاہ  
 زمین میں توہیں جا بجا ندیاں  
 زمین میں توہے آب میٹھا گڑا  
 بھی اس تن میں سب قسم کا آب ہے  
 زمین کے اُپر جا بجا ہیں پہاڑ  
 زمین کے اُپر جواز ہے گھانسی پت  
 دماغ آسمان ہے ستارے جو اس  
 وہ آنکھیں تمھاری ہیں شمس و قمر  
 فلک پر ہیں برج اور بارامدام  
 فلک کے اوپر سات ستیارگان  
 جگر تلی دل معدہ گردہ دماغ  
 فلک چاروں عنصر پہ ڈیرا ڈیا  
 فصل ہر برس چار ہیں چار بار  
 زمین زستان جوانی بہار  
 برس بھر کے ہیں تین سوساٹھ دن  
 جہان کے گسب کرنے والوں کا حال  
 وہ قوت جو معدے میں ہے ہضم کا  
 وہ قوت جو کھانے کے دو حجتے کر  
 نقل انٹریوں کی طرف بھیجتا  
 وہ قوت جو معدے کا فضلہ تمام

تمامی جہان اس میں ہر جلوہ گر  
 زمین کے ہیں کل سات طبقے یقین  
 شکم پشت سر اور ہریاؤں ہات  
 جمائی ہے اس تن میں چھینک اور آہ  
 رگان تن کے ہیں نڈیاں درسیان  
 سیہ سرخ شور و غصیل گد گڑا  
 لہو پیپ دودھ آنسو پیشاب ہے  
 سراپا ہیں اس جسم میں تن کے ہاڑ  
 یہاں رون ہریاں اور اس تن کو سات  
 پسینہ ہے برسات کیجو قیاس  
 بجھاتے ہو تم جس سے زیر و زبر  
 بھی اس تن میں دروازے بارہ تمام  
 ہیں اس تن میں عضو رسیہ عیان  
 بھی ہے ساتواں پتہ مثل ایاغ  
 یہ تن بھی عناصر پہ گھسیرا دیا  
 سو اس جسم میں خلط بھی ہیں چہار  
 بڑھاپا خندان پختگی تابد ار  
 ہیں اس تن کے بند تھے ہی یونہی  
 ہے اس تن میں موجود کیجئے خیال  
 بھٹیاریں کے مانند ہے بے ہما  
 اصل بھیجدیوے بطرف جگر  
 وہ تیلی ہے تن میں تمھارے بجا  
 جھٹک دیوے ہے خاک رو بکنا نام

وہ قوت ہے رنگ و زتن میں بحال  
وہ قوت ہے دھوئی بڑا بے نظیر  
وہ قاصد کے مانند ہے نیک رائے  
دیوین جسم کی سربراہی تمام  
کہا نیک ساوے کسی عقل میں  
گو یا جال در جال ہیں پیچدار  
کئی آسمین چھوئے کئی ہیں بڑے  
تم اُس کام سے ہوسدا بے خبر  
جو ہوتا ہے اعضوں سے ہر ایک کام  
زبان اُسکو ڈارھو نہیں دیکر چلے  
معاذ اللہ لپتی ہے پڑجیب اندر  
بجھتا ہے اہل اُس غذا کا بغور  
بنا کر کہو تن بدن میں بہا لے  
وہیں ایچ لپتی ہے تلی اُسے  
وہ صفرے کے تین لیتا تھا ہوا  
تو گردہ اُسے ایچ لیتا ہے بس  
کرے خدمت اس تن کی صبح و شام  
ہیں اس روح کی سلطنت میں دلام  
اسی جسم میں اُسکا دربار ہے  
خدا کی خدائی میں کیجو نظر  
غرض جسم و جان اُسکے بندے سدا

جگر میں غذا کو جو رنگ دیوے لال  
لہو چھاتیوں میں جو کرتا ہے شیر  
جو قوت لہو تن میں ہر کین بجائے  
اسی طرح کے قوتان صبح و شام  
ہزاروں سی اس تن میں ہیں صفتیں  
رگ و ریشے تن میں کئی ہیں ہزار  
بھی ہیں سیکڑوں ہاڑاڑے کھرے  
وہ ہر ایک نت اپنے ہے کام پر  
کرو غور اپنے میں اے نیک نام  
غذا جبکہ انسان کے منہ میں جائے  
گدو داس غذا کو کرے تربتہ  
غذا جا کے معدے میں پکتی ہے اور  
جگر آپ اُس اصل کو پھر پکائے  
جو ہڈی ہے معدے میں سودا بنے  
جو کف اسپر اوے سو صفر تمام  
اگر خون میں ہووے پانی سرس  
اسی طرح سے ہر ایک اعضا دلام  
غرض قوتان اور اعضا تمام  
وہ روح انکا مختار و سردار ہے  
تم اس روح کی سلطنت دیکھ کر  
خدا کی خدائی ہے بے انتہا

خاتمہ کتاب

بفضل خدا ہو چکی سب کتاب

اجی بی بیان تم پڑھو اب کتاب

تمہارے لئے ازبرائے خدا  
صبح شام دوزات ہر سال و ماہ  
وہ گھر کی بڑی جیسی خاتون ہے  
وہ پہلے سکھاوے عقاید کی بات  
خدا کی ثنا اور نعمتِ نبیؐ  
امام اور علما کی حرمت جتائے  
دیوے پیڑیوں سے نبیؐ کی خبر  
زمین آسمان کا کہے سن سال  
مسافر پیاس کا ثابت کرے  
بیان صلب کا بولے تقصیلوار  
خرابی کو دنیا کے ظاہر کرے  
ڈراوے نصیحت موت کی بات سے  
یقینی قیامت کی تم کو دلائے  
دیوے تم کو اسلامیت سے خبر  
کبھی معنی کلمہ کا بولے تمام  
خبر دیوے نیک اور بد کام سے  
دیوے بی بیوں سے نبیؐ کی خبر  
پڑھاوے نماز اور روزہ رکھائے  
گنج بھی تم کو کہے کا نقشہ بتائے  
کبھی ہو کے پیرانی وہ خوش صفت  
یہ آتوں پیر تیار ہے  
پڑھاوے تمہارے تین صبح و شام  
نہ چھٹی تمہارے سے پیسہ نہ کا بس

لکھی میں نے خاصی کتاب ہمارا  
بسبھی بی بیوں کی وہ ہی خیر خواہ  
بسبھی بی بیوں بیچ آتوں سے  
فقہ سیکھنے بولتی ہے نکات  
پڑھاوے صحابہؓ کی تعریف بھی  
ادب آل و اصحاب کا کرتائے  
بھی چارون خلیفوں کے جد و پدر  
خوا اور آدمؑ کے ہونے کا حال  
کہے پانچوں منزل کو تفصیل سے  
شکم اور دنیا کا سب کار و بار  
تمہارے عدوؤں سے ماہر کرے  
قبر کی اندھیری کی آفات سے  
محبت کو دنیا کی دل سے بھلائے  
کرے فائدوں سے نصیحت بہرہ ور  
دھوے کفر اور شرک دلسے تمام  
نبیؐ کے طریقے کے احکام سے  
تھے کتنے کنیز اور دختر پر  
زکوٰۃ اور کعبے کی رغبت دلائے  
حجائی صفت ہو کے روضہ دکھائے  
کہے جسم اور جان کی معرفت  
وفا دار ہے اور غمخوار ہے  
نہ رکھتی ہے کچھ ہدیہ فدیہ سے کام  
بھی رکھتی نہیں کھانے پینے کی اس

کبھی لیتی عیدی براتی نہیں  
 پڑھاتی ہے تم کو سکھاتی ہے اور  
 بہر طور ہونے اتھاری نجات  
 اگر تم تمام اوسکی مانوگی بات  
 اسبطح سے باپ بھائی پسر  
 نہیں تو جسم میں جاوینگے سب  
 کہ یک زن کے خاطر سے مردان چار  
 قیامت میں جب کوئی زن کو خدا  
 وہ عورت کہے گی پسار اپنے ہات  
 بھی خاوند کو بھائی بیٹا مرا  
 وہ گرچہ مرا باپ دنیا میں تھا  
 جانا لا گرچہ وہ میرے تئیں  
 سنایا نہیں حکم مجھ دین کا  
 اگر میں خلاف شرع اچلتی چال  
 نہ ٹھوکا کبھی دین کے کام پر  
 گیا جب مرا باپ دنیا سے مر  
 نہ وہ بھی سکھایا پڑھایا مجھے  
 وہ خاوند میں اوسکی عورت بنی  
 تھا خاوند کو بچے جتنے سے کام  
 اگر کچھ بگڑتا مرے ہاتھ سے  
 بگڑتا اگر سالنے کا مزا  
 اگر کھانا دھپلا رہے دوڑ کر  
 نہ دیتی اگر روٹیاں وقت پر

کہیں چھوڑ کر تم کو جاتی نہیں  
 ہنسائی کھلاتی محبتوں کے طور  
 ملا ہاتھ میں ہاتھ رہتی ہے سات  
 تو وابستہ ہوگی تمھاری نجات  
 بھی خاوند کو نین قیامت میں ڈر  
 کہے رو یاں ہے یہ اسکا سبب  
 جہنم میں جاوین گے ہوزار زار  
 جہنم میں جانے کو فرمائے گا  
 الہی میرے باپ کو دے سنگات  
 یہ چاروں کو دے ساتھ لے کبریا  
 حقیقت میں نکلا وہ دشمن مرا  
 مگر علم کچھ بھی سکھایا نہیں  
 ہمیشہ وہ دنیا کے دھندھو میں تھا  
 نہ لاتا کبھی اپنے دل میں ملال  
 بھی روٹھا نہیں اُسکے احکام پر  
 مرا بھائی والی رہا میرے سر  
 لجا یک کے کا ندھے چڑھایا مجھے  
 بھلا تھا میری مان نہ ہوتی جی  
 کیا عمر برباد میری تمام  
 مجھے مارتا مگتی اور لات سے  
 تو ڈویون سے دیتا مجھے وہ سزا  
 کرے مار میرا دنا دان سر  
 تو آتا ہوتا مجھے پیس کر

<p>بھی دفتر دین کھولا نہیں          جہت شکوگتا تھادی چوک پر          جب کا بھی سایہ گیا سر و سفل          بھی نیک برے جتایا نہیں          اگر کھانا اسکو نہ ہو وقت پر          تو سمجھا تو سمجھا تو سر چھوٹتا          خدا پس فرشتوں کو فرما دیا          جلدیئے ہزاروں برس اتھ تلح          بہت اس سے سیکھو گی تم قاعدے          تو کل پر بعد تم دل دھرو          اکی طقیل بنی فاطمہ          پھر شعر پر تم مجھوت ہنسو          ننتی عورتوں کو کوئی کتاب          زمانی لب لہجہ اور لہجی بات          اگر ہو خلاف شرع کوئی بات          بقدر اسے توڑ کر جوڑ دو          نا آئندہ آئندگان خاص عام          ہدایت ملے مجھ کو حسنت ہو          تیرے پیار و مقبول کیواسطے</p>	<p>مجھ علم کی بات بولا نہیں          کئی دم میں اس کے شام و سحر          ہو والی میرا سیکا نسل          رہا کھیل میں پشغول ہو          تو وہ دور زونچتا میرا سر          ایسوسطے عمر برباد کھو          لجا انکو دوزخ میں دیو سزا          اجی بی بیان جلد ہشیار ہو          بہت پاؤ گی دین کے فائدے          اول علم سیکھو کرو پس عمل          ہمارا تو کر خیر بر خاتمہ          ہر شعر کا مجھ کو آتا نہیں          لکھا خیر و راق سو ہوئی کتاب          زونچے تین تاکہ مرغوب ہو          کرو پہلے تاویل و نیکذات          و گر خوش نہ ہو چین کل کتاب          بہ خذ ماصفا و غ کو فرلوں کام          الہی تو شاق کی ہر خطا          اسے بخشدے بخشدے بخشدے</p>	<p>رکھا دام میں نہ مجھے سوا کس          ایسوسطے میں رہی بے خبر          نہ وہ بھی سکھایا مجھے علم دین          لیا جان نہ تہرین میری دھو          اگر وہ کسی بات پر روٹتا          رہی میں کو کام سے ہاتھ دھو          غرض جان پونچھون جہنم میں چل          اس آتون کی تم خریدار ہو          جو کر نیکی میں کام پہلے کرو          دعا مانگیو پھر تو گل کے بل          اجی صاحبو شاعر و جزر سو          مجھے نظم کہنا سہا تا نہیں          زمانی مہارت زمانی لغات          اگر پیہ مرد و کو معیوب ہو          بن و تو بہتر نہیں چھوڑ دو          اٹھا کھنڈی در طاق بہر صواب          بہر حال مخصوص عورات کو          طفیل نبی عفو کر کر عطا          کیا جیسا اسنے یہ پوری کتاب</p>
<p>اسی طرح دی اسکو پورا ثواب</p>	<p>اسی طرح دی اسکو پورا ثواب</p>	<p>اسی طرح دی اسکو پورا ثواب</p>

خاتمہ لطیف ہزار ہزار شکر پروردگار کا کہ یہ نسخہ بے ہایئے آداب النساء جلد دوم کتاب لہجہ  
 حسب خواہش بیان قاضی نور محمد بن قاضی عبد الکریم صاحب تاجرت باہتمام مالک مطبع کریم فتح الکونین  
 مطبع کریم فتح بئی بمبائیکہ نائل و قاضی بدنگ نشہ من چکر دہلہ من ہی مطبع و شایع ہوئی







